

ماحولیاتی آلوڈگی شہر قائد کا ایک بڑا مسئلہ

20 روپے 86 پیسے فی کلو گھنی کر دی۔ ایل پی جی کی نئی قیمت 260 روپے 98 پیسے فی کلو متر کی گئی ہے۔ ایل پی جی کا گھریلو سلنڈر 246 روپے 15 پیسے ہنگا کر دیا گیا۔ یہ طرف تباشہ ہے کہ پیٹرولیم صنعت کے زخوں میں یک مشتمل 18 سے 20 روپے کا ہوش بار اضافہ کیا جاتا ہے جبکہ اس کی قیتوں میں کی چند روپوں یا پیسوں میں کر کے عوام کو مطمئن کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مگر ان حکومت ایک ماہ میں تقریباً دوبار پیٹرولیم صنعت کی قیتوں میں اضافہ کر چکی ہے۔ گزشتہ روپہ بھلی بار آٹھ روپے کی کی کرتے ہوئے حالت طائی کی قبر پرلات مار کر ایل پی جی کے گھریلو سلنڈر 246 روپے 15 پیسے ہنگا کر کے کمی گناہ کسر کمال لی گئی ہے۔ حالانکہ مگر ان حکومت کی طرف سے عنید یہ یہی دیا جا رہا تھا کہ پیٹرولیم صنعت میں 19 روپے تک کمی کی جاسکتی ہے مگر جو کوئی کمی وہ اونٹ کے من میں زیرے کے متراوف ہے۔ مہنگائی کے ہاتھوں عوام پہلے ہی عاجز ہیں بالخصوص مزدور اور تنواردار طبقہ بری طرح پس رہا ہے جو بھاری یوں یعنی بلوں سمیت تمام گھریلو اخراجات میں اپنی کم آمدی سے پورا کرنے پر مجبور ہے جبکہ سرکاری افران اور حکمران طبقات لاکھوں روپے تجوہ لینے کے باوجود پیٹرول، گیس اور بجلی سرکاری خرچے پر استعمال کر رہے ہیں۔ ضرورت اس امر ہے کہ حکمران طبقات اور سرکاری افران کی مراعات میں کمی کی جائے اور انہیں بجلی، گیس اور پیٹرول کے اخراجات اپنی جیب سے کرنے کا پابند کیا جائے۔ اس وقت عالمی منڈی میں پیٹرول کے نزد کم ترین سطح پر ہیں مگر ہمارے ہاں پیٹرول پر یوں سمیت کی قیمت کے بھاری ٹیکسٹریزیں دھوکے کیے جا رہے ہیں جو سر اس نتیجے ہیں۔ ایل پی جی سلنڈر کی قیمت تین ہزار سے تجاوز کر چکی ہے، غریب آدمی گیس تو کچالکڑی اور کوئلہ جلانے کی سکت بھی نہیں رکھتا۔ اگر عوام سے اسی طرح ان کی سہولتیں چھینی جاتی رہیں اور پیٹرول، گیس اور بجلی کے زخوں میں اسی طرح اضافہ کیا جا رہا تو عوام کے شدید رد عمل کے لیے بھی تیار رہنا چاہیے۔

چیف جسٹس مقدمات کے غیر ضروری التواع پر ناراض

چیف جسٹس قاضی فائز عیسیٰ نے کہا ہے کہ اب مقدمات میں تاریخیں نہیں ملیں گی، پر یہ کوئی کوت میں التواع کا تصور ختم سمجھا جائے، ذہن سے یہ تصور کمال دیں کہ مقدمات میں تاریخ دی جائے گی، بہت زیادہ کیسے ہیں، ایک تاریخ پر فریقین کو نوش جبکہ الگی ساعت میں لاکل پر فیصلہ ہو گا۔ چیف جسٹس قاضی فائز عیسیٰ نے کوئی سہرا برج روڈ کی زمین حوالگی کے معاملہ کے خلاف درخواست کی ساعت کے دوران وکیل کی طرف سے التواع کی استدعا پر سرزنش کرتے ہوئے اسے مسترد کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس مقدمہ کے ذریعے سب کیلئے پیغام ہے کہ التوانہیں چلے گا، یہ باقی عدالتوں میں ہوتا ہے کہ درستادیزیات جمع کرنے کا وقت دیا جائے، پر یہ کوئی کوت آخری عدالت ہے جہاں تمام مقدمات کے فیصلوں کا ریکارڈ پہلے سے موجود ہوتا ہے، مقدمہ پر یہ کوئی کوت آئے تو تمام کاغذات پہلے سے پورے ہونے چاہیں۔ قاضی فائز عیسیٰ نے مزید کہا کہ پر یہ کوئی کوت کے خلاف پروپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ عدالتوں نے اربوں روپے کے لیکن مقدمات دبار کھے ہیں، جبکہ لیکن مقدمات میں آپ کی حالت یہ ہے کہ ڈیڑھ سال میں جواب تک جمع نہیں کرایا جا سکا۔ چیف جسٹس نے دوران ساعت وکیل کے آئندہ آواز میں اور اردو کے ساتھ انگریزی کے الفاظ ملا کر دلائل دینے پر سرزنش کرتے ہوئے کہا کہ وکیل کی

کراچی جو کبھی روشنیوں کا شہر کہلاتا تھا بمقتضی سے آلوڈگی کے مرکز کے طور پر ایک نئی شہر حاصل کر جکا ہے۔ حالیہ دنوں میں کراچی میں ہوا کام عیار خطرناک حد تک پہنچ گیا ہے جس سے یہ دنیا کا آلوڈہ ترین شہر بن گیا ہے۔ روپرث کے مطابق کراچی کی فضائی انتہائی مضر صحت ہیں یہ ایک عظیم مسئلہ ہے جو شہریوں کی صحت اور معيشت کو شدید خطرات سے دوچار کر رہا ہے۔ ایئر کوائٹ ائٹیکس کے مطابق بلوچستان کی شمال مغربی ہاؤں کے اثرات کی وجہ سے کراچی کی فضائی بہت خراب ہیں اور کراچی آلوڈگی کے اعتبار سے تیسرا دن بھی سب سے زیادہ متاثرہ شہر ہے۔ شہر کی فضائیوں میں آلوڈہ ذرات کی مقدار 208 پارٹیکولیٹ ریکارڈ ہو رہی ہے، جبکہ لاہور دنیا بھر کے متاثرہ شہروں میں آلوڈہ ذات کی مقدار 166 پارٹیکولیٹ کے ساتھ تیسرا نمبر پر ہے۔ کویت میں 173 پارٹیکولیٹ میٹرز کے ساتھ دوسرے اور کوچنگ ملائیشیا 153 پارٹیکولیٹ میٹرز کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔ درجہ بندی کے مطابق 151 سے 200 درجہ کی آلوڈگی کو ماہرین انتہائی مضر صحت فراہد دیتے ہیں۔ ایئر کوائٹ ائٹیکس کے مطابق 301 سے زائد درجہ خطرناک آلوڈگی کو ظاہر کرتا ہے۔ آلوڈگی ایک عالی مسئلہ ہے جو فوری توجہ کا مقننا ہے۔ کراچی کی فضائی آلوڈگی کی کمی و جو بہت ہیں جن میں سب سے اہم صفتی اور رانپورٹ کے شعبہ سے خارج ہونے والی گیسوں میں کاربن ڈائی اسائیڈ شامل ہے جو فضا کو آلوڈہ کرتی ہے۔ اسی طرح دنیا بھر کی طرح ہمارے یہاں بھی موکی تبدیلیاں آرہی ہیں۔ ان تمام عوامل کے باعث کراچی میں فضائی آلوڈگی بڑھ رہی ہے جس کی وجہ سے صحت کے متعدد مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ یہ دمہ، سانس لینے میں دشواری، الرجی اور دل کے مرض جیسے مسائل کا سبب ہن سکتے ہیں۔ اب پوری دنیا کے ماہرین پار بار اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ شہری منصوبہ بندی کے بغیر شہر نے بائے جائیں، ایسی پلانگ ہو جس کے تحت کھل، ہوا دار گھر بنیں اور ان میں نیزہ اگایا جائے اور ان میں رہائش پذیر افراد مصنوعی توatalی کا کم سے کم استعمال کریں۔ ہمارے یہاں جنگلات کا بے دریغ کنٹاؤ جس طرح جاری ہے یہ ہماری زندگی کو بدتر بنانا ہے۔ حکومت کا کام یہ ہے کہ صنعتوں، کارخانوں اور رانپورٹ کے شعبہ سے خارج ہونے والی گیسوں کے اخراج کو کم کرنے کیلئے سخت قوانین نافذ کرے۔ آلوڈگی سے بچنے کیلئے آگاہی مہمات چالائی جائیں، شہر میں درخت اگائے جائیں اور درخت لگانے کے لیکر کو فروع دیا جائے، عوام کو اپنی گاڑیوں کا استعمال کم کرنے کی ترغیب دی جائے لیکن یہ اس صورت میں ممکن ہے جبکہ شہر کے اندر ٹرانسپورٹ کا بہترین نظام موجود ہو۔

پیٹرولیم صنعت کی قیتوں میں کمی عوام کیلئے ناقابل

مگر ان حکومت نے پیٹرول اور ڈیزیل کی قیتوں میں کمی کا اعلان کر دیا ہے۔ پیٹرول کی قیمت میں آٹھ روپے نی لیٹر اور ڈیزیل کی قیمت میں 11 روپے نی لیٹر کی کمی ہے۔ پیٹرول کی نئی قیمت 323 روپے 38 پیسے نی لیٹر مقرر کی گئی جبکہ ڈیزیل کی نئی قیمت نی لیٹر 318 روپے 18 پیسے مقرر کی گئی، پیٹرول پر یوں 60 اور ڈیزیل پر 50 روپے نی لیٹر برقرار کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں اوگرائے ایل پی جی

اقدامات کیے گئے۔ پچھلے کچھ عرصہ سے روپے کے مقابلہ میں ڈالر کی قیمت کو جو پر لگ گئے اور گندم، چینی، کھاد اور دوسری اہم اجتناس کے نزخوں میں ناقابل برداشت اضافہ ہو گیا اس کی روک تھام کیلئے مگر اس وفاقی حکومت نے فوج کی مدد سے آہنی کر کیک ڈاؤن کیا جس کے ثبت متاخر سامنے آرہے ہیں۔ ڈالر کی قیمت گر کر 286 روپے تک آگئی ہے اور موقع کی جاری ہے کہ یہ ہر یوگریگی اور ڈھائی روپے کی اصل قدر تک پہنچ جائیگی۔ عکسی قیادت اگر ڈالر مافی اور اسمگلوں کیخلاف کر کیک ڈاؤن نہ کرتی تو منی چینیز کے مطابق سڑ باؤں نے ڈالر کا نرخ چار سو روپے تک پہنچا دینا تھا۔ پورے ملک میں ڈالر کے خریدار اکا دکارہ گئے ہیں جبکہ فروخت کرنیوالوں کا تانتا بندھا ہوا ہے۔ ڈالر کی قدر مسلسل پہنچانے کی وجہ سے حکومت نے پیغمروں اور ڈیزیل کی قیمتوں میں کمی کر دی ہے۔ کر کیک ڈاؤن کے نتیجہ میں ذخیرہ اندوزی کے گوداموں میں چھپائی ہوئی ہزاروں بوری گندم، چینی اور کھاد برآمد کی جا چکی ہے جس کی مقدار لاکھوں میں ہے۔ ان اشیاء اور غیر ملکی کرنی کو افغانستان اسلامگل کیا جا رہا ہے۔ مگر اس وفاقی وزیر داخلہ سفر ازبکستان نے ایک پولیس کانفرنس میں اعتراض کیا ہے کہ اسمگلنگ اونٹوں پر نہیں بلکہ ڈکوں کے ذریعہ سکیورٹی اینجنیوں کی ناک کے پہنچے ہوتی ہے اور آرمی چیف نے ایک مینگ میں واضح کیا ہے کہ اسمگلنگ میں فوج کے لوگ ملوث ہوئے تو ان کا بھی کورٹ مارش ہو گا اور انہیں جیل بھیجا جائیگا۔ حساس اداروں نے ملک بھر میں ڈالر کے ذخیرہ اندوزی اور آٹا، چینی سیست ضروری اشیاء کی اسمگلنگ کے خاتمه کیلئے تخت باتھ ڈال رکھا ہے۔ ایسی ہی ایک کارروائی تقریباً ڈھائی ہزار شن گندم افغانستان اسمگل کرتے ہوئے پکڑی گئی۔ اسی طرح چینی کی اسمگلنگ روکنے کیلئے بھی چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ ٹرانزٹ ٹرینیوں کو کراچی پورٹ سے افغانستان تک ہر جگہ مانیٹری کیا جا رہا ہے۔ وفاقی وزیر داخلہ کا کہنا ہے کہ اسمگلنگ ذخیرہ اندوزی اور حوالہ ہندی کے غیر قانونی وہندے میں ملوث ہرے بشے اشخاص کو بھی قانون کے کنہرے میں لایا جائیگا۔ بلوچستان میں دس مشترکہ چیک پوسٹس قائم کی گئی ہیں جو کائن، فرنٹنیوں اور پولیس حکام پر مشتمل ہیں۔

معاشی بحالی کیلئے مگر اس حکومت کی حکمت عملی

معیشت کی بحالی اس وقت پاکستان کی اولین ترجیح ہے اور اس کیلئے حکومتی اور سیاسی دونوں سطح پر کوششیں کی جا رہی ہیں۔ سیاسی سطح پر آئندہ عام انتخابات کے پس مظہر میں سیاسی پارٹیوں میں اتفاق رائے کیلئے غیر رسمی بات چیت چل رہی ہے جس کا مقصود ہا ہی آؤین شوں کو کلی معیشت پر اثر انداز ہونے سے رکنا ہے اور ذرائع کے مطابق متحارق تو قیمت اس بات پر آمادہ ہیں کہ وہ اپنی انتخابی ہم کے دوران ایسے یا ایسے انتخاب کریں گی جس سے معاشی ترقی میں اضافہ ہو۔ ان کی کوشش ہو گئی کہ معاشی بحالی کیلئے ثابت اقدامات تجویز کریں۔ مگر اس وفاقی حکومت بھی اس حوالے سے ٹھوں اقدامات پر عمل پیرا ہے۔ کامیاب کمیٹی برائے اقتضادی بحالی نے ایک تفصیلی روڈ میپ پیش کی ہے جس کے تحت تنخواہیں، پنش اور الاؤنسز مخدود کیے جائیں گے اور افسروں کا تابع اضافہ کے مقابلہ میں کم ہو گا۔ سرکاری اخراجات کم کرنے کیلئے غیر برف شدہ سب سدی ہر اگر امن پر نظر ہانی کی غرض سے منصوبہ تیار کر لیا گیا ہے۔ وفاقی سطح پر یہ پیلک یکٹریو پیش اور صوبائی سطح پر سالانہ ترقیاتی پروگرام میں تخفیف کی تجویز بھی زیر غور ہیں۔ نئی اسی میں روک دی جائیں گی اور سپلینٹری گر امن کے اجراء کی اجازت نہیں ہو گی۔ مگر اس حکومت وفاقی اخراجات کو مرحلہ وار ختم کرنا چاہتی ہے حکومت نے اس سلسلہ میں آئیں ایف کی شرط پر قائم رہنے کا فیصلہ کیا ہے جس کے تحت روایا مالی سال کیلئے کسی قسم کی سپلینٹری گر امن کی اجازت نہیں ہو گی۔ یہ آئی ایف کے تین ارب ڈالر کے اسٹینڈ بائی پروگرام پر عملدرآمد کا حصہ ہے۔ مگر اس حکومت نے آئندہ پانچ سال قومی منصوبہ کا نوٹیکیشن بھی جاری کر دیا ہے جس میں تنواع، چک اور سماں، خود کفالات اور مالی قدر کی الیت اور پائیداری کے اہم متصاد پر توجہ مرکوز کی گئی ہے حکومت کا منصوبہ یہ ہے کہ 2030 تک تمام لوگوں تک سو فیصد توataئی کی رسمائی تینی بانی جائے۔

آواز نہ آئے تو اسے وکالت چھوڑ دینی چاہیے، ایک زبان میں دلائل دیں، اپنی اردو بہتر کریں یا انگریزی، ایسے تو سمجھی ہی نہیں آتی۔ عدالت نے درخواست گزار کے وکیل کو آئندہ ساعت پر تیاری کر کے آنے اور اس سے قبل تحریری جواب جمع کرانے کی مہلت دیتے ہوئے کیس کی ساعت ملتوی کر دی۔ نئے چیف جیس تاضی فائز عسیٰ نے جب سے منصب سنپھلا ہے، عدالتی نظام میں واضح تبدیلیاں نظر آ رہی ہیں۔ وہ اپنی حلقوں برداری کے روزہ ہی سے آنے والے دونوں کی راہیں تعین کرتے نظر آ رہے ہیں۔ ملک میں جاری معاشر بحران میں جاری ہے اور اعلانات تو سامنے آتے ہیں لیکن عملی طور پر کچھ ہوتا نظر نہیں آتا، قاضی فائز عسیٰ نے پہلے ہی روز عملی طور پر سادگی اپنا کر تمام اداروں اور ڈمہ داروں کو اچھا پیغام دیا ہے۔ مقدمات کی ساعت کے دوران انہوں نے مقدمات کی غیر ضروری طوالت اور تاریخیں دینے پر شدید ناراضی کا انہمار کرتے ہوئے فریقین اور دکاء برادری کو اتواء سے متعلق واضح پیغام دے دیا ہے۔ ڈپرڈ و دوسرے سپلیک سپریم کورٹ میں مقدمات کی تاریخیں دینے کا رواج نہیں تھا، وہاں ایڈ جرمنٹ (التواء) کا کوئی تصور نہیں تھا تاہم بدقتی سے مغلی عدالتوں کی طرح (زیادہ تر دکاء کے ساتھ کی وجہ سے) سپریم کورٹ میں بھی تاریخیں دینے کا رواج عام ہوتا چلا گیا جس کا نتیجہ انصاف کی فراہمی میں غیر ضروری تاخیر کی صورت میں نکلا۔ چیف جیس کے بقول 55 ہزار سے زائد مقدمات فیصلہ کی راہ تک رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ انصاف میں تاخیر در اصل انصاف سے انکار کے مترادف ہے۔

عالیٰ بینک کا پاکستان کو انتباہ

عالیٰ بینک کی حالیہ پورٹ کے مطابق پاکستان میں بلند افراط زر کے باہمے غربت میں ہر یہ اضافہ ہو گا، گزشتہ پانچ سال کے دوران سوا کروڑ افراد خط غربت کی لیکر سے یونیورسیٹی ہزار نے پر محروم ہو چکے ہیں، یوں ملک میں ایسے افراد کی مجموعی تعداد ساڑھے 9 کروڑ سے تجاوز ہے، میڈیا پورٹ کے مطابق 2018 میں 34.3 فیصد تھی۔ عالیٰ بینک نے پاکستان کی معاشی حالت زار پر شدید تشویش کا انہصار کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ وہ نہ صرف اپنی مقدس گائیوں (زراعت اور نیک اٹیٹ) پر نیکس لگانے کے لیے فوری اقدامات کرے بلکہ معاشی اتحاکام کے لیے جو ڈی پی کے ساتھ فیصلہ کے بر امامیاتی ایڈ جسٹنٹ کرتے ہوئے اپنے بے جا اخوات تقریباً 2.7 فیصد فوری کم کرے۔ عالیٰ ادارہ نے پاکستان کی آئندہ بننے والی حکومت کے لیے تمام اسٹیک ہولڈرز کی مدد سے ریفارمز اے برائٹ فیوجن نام کو ڈی ایڈ (درخشاً مستقبل) کے لیے اصلاحات، فیصلہ کی گھڑی) کے عنوان سے تیار کردہ پالیسی کے مسودہ کے جائزہ میں کم انسانی ترقی، غیر پائیدار مالیاتی صورتحال، زراعت، توataئی اور جنی شبکی جات کو ضابطہ میں لانا اور ان شعبوں میں اصلاحات آئندہ حکومت کے لیے اہم ترجمیات فرادری ہیں۔ عالیٰ بینک کے مطابق ان تجاویز کا مقصود غیر پائیدار معیشت کوختا مالیاتی راستہ پر ڈالنا ہے تاہم یہ اقدامات زیادہ تر ان شعبوں میں تجویز کیے گئے ہیں جنہیں پاکستان میں مقدس گائے سمجھا جاتا ہے۔ وہنہ بینک کے مطابق پاکستان کو متعدد معاشی مشکلات کا سامنا ہے جن میں مہنگائی، بھلی کی قیمتوں میں اضافہ، موسمیاتی بھلکے کے علاوہ ترقی اور موسمیاتی تبدیلیوں سے منشی کیلئے درکار فانگک کیلئے ناکافی وسائل شامل ہیں۔

اسمگلنگ و ذخیرہ اندوزی کیخلاف سخت کارروائی کی ضرورت

پاکستان میں معاشی بحران کا ایک بڑا سبب اسمگلنگ اور ذخیرہ اندوزی ہے جس کے مدارک کیلئے ماضی میں یا تو سرے سے کوئی کارروائی نہیں کی گئی یا کسی بھی گئی تو مجرمانہ غفلت سے کام لیتے ہوئے شہ دلانہ



غاصب اسرائیل، فلسطینی جذبے کو شکست نہیں دے سکتا کیا خاموشی ہمیں بچائے گی؟

مسلم دنیا نے فلسطین کے جذبہ حریت کی حمایت تو کی لیکن کسی نے جنگ میں ان کی معاونت نہیں کی۔

اقوم متحده میں 80 سے زائد بار ویو کا حق استعمال کیا ہے، جن میں سے چالیس سے زائد بار یہ حق اسرائیل کے تحفظ اور ناجائز دفاع میں استعمال کیا ہے۔

دنیا کے سب سے جدید ترین میکنالوجی اور اسلحے میں ایئری طاقت اور دنیا کے نظام کو درپرداز چلانے کے دعویدار چار گھنٹوں کے دوران ان فلسطینی مجاہدین سے ذلت آمیر شکست کھا گئے کہ جن کے پاس کھانے کوکل خواراں بھی نہیں۔

مخفی بھر مراجحت کاروں نے مشرق و سطح میں بدمعاشی چانے والے اسرائیلی لوگوں میں ایک نیا کارہ جس کی پشت پر جرمی، فرانس، اٹلی، امریکا اور برطانیہ جیسی طاقتیں موجود تھیں، حتیٰ کہ خود اقوام متحدة جس چھوٹے سے ناجائز ملک کے سامنے بے بس نظر آتی ہے لیکن چند سو فلسطینی مراجحت کاروں نے اس غیر قانونی صہیونی ریاست اسرائیل کو زمین، سمندر، فضا تھی کہ میں القوای سطح پر بھی شکست فاش سے ہمکار کیا کہ اب اسرائیل کسی کو منہ دھکانے کے قابل نہیں اور اپنی خفت مٹانے کیلئے آڑپیشیل اٹلی جس کا سہارا لے کر بیجوں اور خواتین کی سر برپیدہ لاشیں پناکر اور انتہائی بربریت کی تصاویر تارکے عالمی سطح پر حمایت حاصل کرنے کی ناکام کوششیں کر رہا ہے۔

یہ حق ہے کہ چند سو فلسطینی مراجحت کاروں نے

کراس کی معاونت کر رہی ہیں۔ امریکا نے جنگ کے ابتدائی دنوں میں اسرائیلی وزیر اعظم سے کئی بار رابطہ کیا اور اس سے بھرا جہاز بھی اسرائیل بھجوایا۔

بوزھوں اور ان افراد کو نشانہ نہ بنا لیا جائے جو جنگ کا طیارہ بھی اسرائیل بھجوانے کا حکم دیا۔ جہاں مسلم

ہے، وہ فلسطینیوں اور حماس کے مجاہدین سے کہتے ہیں کہ انسانی حقوق کا خیال رکھا جائے۔ یہ تو اسلام کی تعلیم ہے کہ جنگ میں عروق، بچوں، امریکی صدر نے امریکی بحریہ کا سب سے جدید حصہ نہیں۔ یہ بات بھی اہم ہے کہ مسلم دنیا نے

مسلم دنیا نے فلسطین کے جذبہ حریت کی حمایت تو کی لیکن کسی نے جنگ میں ان کی معاونت نہیں کی۔ حماس نے اسرائیل پر گزشتہ دنوں حملہ کیا جس کے بعد اسرائیل کی جانب سے فلسطینیوں کو مسلسل نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اسرائیلی فوج ظلم و بربریت کی ہر روز ایک نئی داستان رقم کر رہی ہے۔ اسرائیلی حملوں میں انسانی حقوق کا خیال بھی نہیں کیا جا رہا اور اپنیاں تک کو نشانہ بنا کر سیکڑوں افراد کو شہید کیا گیا۔ اسرائیلی حملوں میں شہید ہونے والوں میں کسی بچے بھی شامل ہیں جنہیں یہ تک علم نہیں کہ اسرائیل اور فلسطین ہے کیا اور ان کے درمیان تنازع کیا ہے۔

امریکا، بھارت اور ان جیسے کئی دیگر عالمی دشمنوں کو یہ کہہ کر درست قرار دے رہے ہیں کہ جنگ کی ابتداء فلسطینی حریت پسند یہم حماس نے کی۔ ایک لمحے کو اس معاملے کے پس منظر کا جائزہ لجھے، ایک طرف اسرائیل ہے جو کہ ایک ملک نہیں بلکہ ایک میں الاقوامی قبضہ گروپ کا آہ کارہ ہے۔ اسرائیل نامی قبضہ گروپ نے مسلمانوں کی ریاست کے ایک حصے پر قبضہ کر رکھا ہے۔

حماس اور اہل فلسطین اگر حملہ کرتے بھی ہیں تو اپنی زمین واگزار کرنے کیلئے۔ اس کے باوجود مسلم دنیا کے ایک بہماضل الرحمن جن کا تعلق پاکستان سے

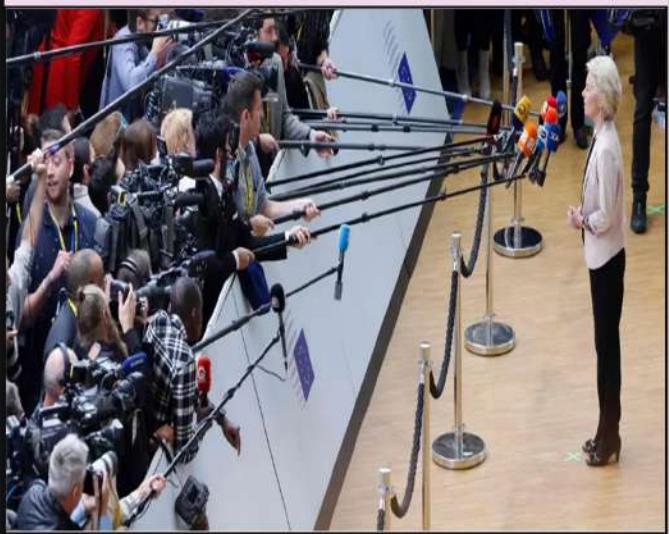


فلسطین کے جذبہ حریت کی حمایت تو کی لیکن کسی نے جنگ میں ان کی معاونت نہیں کی۔ کسی نے دوڑہ بھی کر آئے ہیں۔ اقوام متحده نامی ایک بے مقصد تنظیم کی سلامتی کوںل کے مقتول رکن کے طور پر بھی امریکا اسرائیل کی اقوام متحده میں ہر طرح کی حمایت کھل کر رہا ہے۔ واضح رہے کہ امریکا نے

یورپی یونین کی غزہ میں جنگ بندی کی کوششیں تیز تر

یورپی یونین کی سربراہی سست میں غزہ میں جنگ بندی کے لیے کسی ڈیل تک پہنچنے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ فلسطینیوں کو امدادی سامان پہنچایا جاسکے۔ ساتھ ہی اس سست میں یوکرین کا معاملہ بھی زیر بحث ہے۔ یورپی یونین کی سربراہی سست میں غزہ میں جنگ بندی کے لیے کسی ڈیل تک پہنچنے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ فلسطینیوں کو امدادی سامان پہنچایا جاسکے۔ ساتھ ہی اس سست میں یوکرین کا معاملہ بھی زیر بحث ہے۔ یورپی یونین کن ممالک میں فلسطینی نواز آئیں اور اپیشن جیسے ممالک بھی شامل ہیں جبکہ اسرائیل کے سخت حامی تصور کیے جانے والے جرمی اور آسٹریا بھی۔

ستانیں رکھی یورپی یونین کی سربراہی سست کا اہم ترین ایجمنڈ غزہ میں جنگ بندی سے متعلق ہے۔



کے دارالحکومت برلن میں شروع ہونے والی اس دوروزہ سست میں تمام یورپی رہنماء متفق ہیں کہ غزہ پر میں موجود فلسطینیوں کو فوری مدد پہنچانے کی اش�장ورت ہے۔

یورپی یونین کے کن ممالک مشرق و سطی کے اس تازہ، بحران کے حل کی خاطر کسی مشترکہ لاٹج عمل تک پہنچنے کی کوشش میں جیسے حساس عکریت پسندوں کی طرف سے اسرائیل پر حملوں کے بعد اسرائیلی دفاعی افواج کی جوابی کارروائیاں غزہ پر میں ایک انسانی بحران کا باعث بن رہی ہیں۔

اس یورپی بلاک میں اپیشن اور آئرلینڈ جیسے ممالک بھی شامل ہیں، جو فلسطینیوں کے بڑے حامیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان ممالک نے بھی حماں کی پتھرداری کارروائیوں کی شدید ایمان از میں مذمت کی ہے لیکن ساتھ ہی زور دیا ہے کہ اسرائیل کے جوابی حملوں کی وجہ سے غزہ پر میں صورتحال ابتر ہو چکی ہے۔

یورپی یونین کی اس سست کی تیاریوں کے سلسلے میں یہ کوشش کی طرح غزہ پر میں جنگ بندی ممکن ہو سکے۔ اس حوالے سے ایک مودودی میہی تیار کیا گیا ہے، جس پر قصیلی گفتگو ہو گئی۔

ہتایا گیا ہے کہ تمام یورپی ممالک غزہ پر میں انسانی بنا دوں پر فوری امداد پہنچانے کی ہر ممکن کوشش میں ہیں۔ ادھربalta اسرائیل و زیر اعظم پیغمبر نعمتن یا ہونے کا ہما ہے کہ ان کی اخواج غزہ پر میں زمینی کارروائی کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔

غزہ کی موجودہ صورتحال کی وجہ سے یورپی یونین کی یوکرین جنگ سے توجہ کچھ ہٹ گئی ہے۔ تاہم اس سربراہی کا انفراد میں روی جاریت کے جواب میں کیفیت حکومت کی بھرپور حمایت جاری رکھنے کا عزم دہرا جا رہا ہے۔

یوکرین جنگ کوئی ماہکا وقت گزر چکا ہے لیکن ماں کے حکومت ابھی تک اپنے مطلوبہ عکری اہداف کو حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی ہے۔ اس جنگ میں یورپی یونین اور امریکہ یوکرین کی مسلسل مدد کر رہے ہیں۔



اسرائیل کی قسم میں اب بھی نہ مٹنے والی ذلت لیکن ہوا کیا؟

گزشتہ ساڑھے سو لے سال سے بدترین معاشری ناکہ جا بنازدہ اسرائیل پر میں محاڈوں کے مصوہ شہر غزہ کے مٹھی بندی کا ہمارا مقبوضہ فلسطین کے مصوہ شہر غزہ کے مٹھی تملہ کیا کہ عالمی سطح پر خود کو ناقابل تحریر تاریخ دینے خاک میں ملا دیا کہ اسرائیل کو اب تک سمجھ میں نہیں مراحت کاروں نے غزہ کے بارڈر سے ماختہ باڑ، جس کو اسرائیلی سمجھتے تھے کہ جماں کیا دیا کی کوئی دوسرا جدید ترین فوج بھی آسانی سے پار نہیں میں دس ہزار مگرائے۔ یہاں یہ بات بتاتا جلوں کے افغانستان میں امریکا نے اتنے بم ایک سال میں اور شام کی جنگ میں تمام نیوٹوں ممالک نے تھے۔ یہاں پہلے ایک آہنی باڑ، پھر موشن سینر، کیمرے، لکڑیت کی دیوار، جو 14 سے 2020 تک 7 ہزار 700 بم گرائے تھے لیکن اسرائیل نے اپنی ذلت آمیز نکالت کو



پڑو لگکیلے بنا یا گیا روڑ اور پھر اس کے بعد مانیز نگٹ ناورز اور اس کے بعد فوجی چوکیاں موجود ہیں۔

اس قدر سخت انتظامات کے بعد اسرائیلیوں کا اٹمینان جائز بھی تھا۔ ان تمام کے بعد ان کا عالمی لیکن اس کے باوجود اسرائیل اس جذبے کو نکالت دینے میں مکمل طور پر ناکام ہو گیا۔

غوروان کی بدنام زمان خیسہ ایجنسی موساد، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ کسی بھی ملک میں گھس کر اپنا ہدف حاصل کرنے میں اپنا تائی نہیں رکھتی،

تک کی معلومات کے مطابق 300 اسرائیلی فوجیوں سمیت 1900 صہیونی آبادکاروں کو کچھ واصل کیا۔ اب تک بہت سے فوجی لاپتہ اور بہت سے شدید رُثی ہیں، جس کے بعد اسرائیلی فوج کا فلسطینیوں نے محض چار گھنٹوں کے دوران دنیا کے جانی نقصان 500 سے تجاوز کر کے تباہ جارہا سامنے اسرائیل کی شان و شوکت کو بری طرح تباہ ہے۔ پاچ بارہ کے قریب فوجی اور صہیونی آبادکاروں کو کردیا۔ یہاں فلسطینیوں کے ہاتھوں اس دس دن رُثی ہیں۔ امریکی، برطانوی اور فرانسیسیوں

کی قومی حواس کے چند سو جنگجوؤں نے کھول دی ہے۔ اس قام ترکیتنا لوگی کے ساتھ امریکا سمیت مغربی دنیا کی غیر معمولی حمایت کے باوجود غنہ کے محصور فلسطینیوں نے محض چار گھنٹوں کے دوران دنیا کے جانی نقصان 500 سے تجاوز کر کے تباہ جارہا سامنے اسرائیل کی شان و شوکت کو بری طرح تباہ ہے۔ پاچ بارہ کے قریب فوجی اور صہیونی آبادکاروں کو کردیا۔ یہاں فلسطینیوں کے ہاتھوں اس دس دن رُثی ہیں۔ امریکی، برطانوی اور فرانسیسیوں کے ساتھ آزاد تجارتی معاملے پر دھنخط کیے۔



سمیت 250 کے قریب اسرائیلی فوجی اور اسرائیلی شہری جاہدین کی قید میں، جن میں 64 فوجی اور 13 اعلیٰ درجے کے فوجی افسروں نے غیر مختاری کی جانب اس کی جانب سے اب تک صہیونی ریاست میں 10000 کے قریب راکٹ فائرز کے جا پکے ہیں جس نے ایشود، حیفا، سدریوت، اقلان، تل ابیت اور یہود شامکو بے تحاش نقصان پہنچا ہے۔ اسرائیل کے مرزاں ایز پورٹ میں گوریان کو بھی نشانہ بنا لیا گیا جس کے بعد فی الحال ایز پورٹ کو بند کر دیا گیا۔

مزاحمت کاروں کے حملوں کے باعث چھلاکہ کے قریب اسرائیلی شہری غیر قانونی صہیونی بستیوں کو چھوڑ گئے۔ ان میں سے زیادہ تر یا تو اپنے گھروں سے محروم ہو گئے ہیں یا پھر حواس کے رائنوں سے بچنے کیلئے اپنے گھروں کو چھوڑ کر شیلر ہاؤس میں رہنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ مختار امنازے کے مطابق سابق اسرائیلی وزیر اعظم ایڈورڈ اولرت سمیت 3 لاکھ اسرائیلی ملک سے فرار ہو چکے ہیں۔

اس آپریشن میں القسام کے جانبازوں نے اب

یہاں یہ تفصیلات بتانے کا مقصد یہ ہے کہ اسرائیل اگر خود کو ناقابل تحریر قرار دیتا ہے تو اس میں وہ خصوصیات اور صلاحیتیں موجود ہیں جس کی بنیاد پر کسی ملک کو ناقابل تحریر قرار دیا جاسکتا ہے۔ اسرائیل دنیا میں واریکیانا لوگی، اسٹریجیک بیکیانا لوگی اور جاسوسی کی بیکیانا لوگی کے حوالے سے بھی پہلے نمبر پر آتا ہے جو پوری دنیا کو اپنی یہ بیکیانا لوگی انتہائی پہنچے دامون فروخت کرتا ہے۔

ذی 17 ویں سب سے زیادہ غیر ملکی زمبابوے کے ذخائر ہیں اور مشرق وسطیٰ میں فی کس مالیاتی اناشوں کے لحاظ سے دنیا بھر میں 10 وار ملک ہے۔ غیر قانونی صہیونی ریاست کی معیشت ویسے تو بیکیانا لوگی کے ساتھ ساتھ دیگر شعبہ جات میں بھی منفرد مقام رکھتی ہے لیکن یہ ملک پوری دنیا میں الٹ پر ڈشن اور سپلائی میں نوال سب سے بڑا ملک ہے۔ اسلحے کی فروخت اسرائیل کی معیشت میں ریڈیہ کی بڑی کی بھی حیثیت رکھتی ہے۔ صہیونی ریاست کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اس میں مشرق وسطیٰ میں سب سے زیادہ ارب پتی شاخیات موجود ہیں۔ گزشتہ چند سال میں صہیونی ریاست نے ترقی یافتہ ممالک میں سب سے زیادہ جی ڈی پی کی شرح موحصل کی ہے۔

ترقبی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کی معیشت پر نظر رکھنے والے عالمی جریدے دی اکاؤنٹس نے حاصل برآمدات کی آمدنی عالی گل کا 2.4 فیصد بیتی ہے، جس کے وصول کنندہ گان میں بھارت، آذربایجان اور ویتنام سرفہرست ہیں۔

پی 564 بیلین امریکی ڈالر اور اس کی فی کس جی ڈی پی 58،270 امریکی ڈالر (دنیا میں 13 ویں سب سے زیادہ) کا تخمینہ لگایا تھا۔ اسرائیل کو 2010 میں اقتصادی تعاون اور ترقی کی تنظیم (OECD) میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی

اسنک ہوم ایشیائی پس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی تازہ ترین رپورٹ، جس میں 2017 سے 2021 تک بھتیاروں کی تجارت کی پیمائش کی گئی، کہا گیا ہے کہ یورپ کو بھتیاروں کی تجارت میں کنارے سے سیست غنہ میں نہیں فلسطینیوں کو قلوں کرنے کے ساتھ ساتھ بیشہ کی جرم کے انتظامی حرast کی غیر قانونی پالیسی کے تحت برسوں کیلئے قید کرنے کے خلاف طوفان الاقصی آپریشن کا اعلان کیا اور اضافہ ہوا، جبکی ریاستیں درآمد کنندگان میں سب سات اکتوبر 2023 کو پچ بجے القسام بر گیڈ کے جانبازوں نے غیر قانونی صہیونی ریاست اسرائیل پر تین محازوں، فضا، زمین اور سمندر کے راستے حملہ کر دیا۔

اسے آگے ہیں اور اسرائیل ان کو بھتیار فروخت کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے۔ اسات اکتوبر 2023 سے پہلے اسرائیل دنیا میں ایک غیر معمولی صلاحیتوں کا ملک مانا جاتا تھا اور اس آپریشن میں القسام کے جانبازوں نے اسی ایسراہیل نے امریکا، یورپی یونین، یورپی فری تریڈ ایسوٹ ایشیان، میکسیکو، ترکی، یونان، کینیڈا، مصر اور اردن کے ساتھ بھی آزاد تجارتی معاملے پر فروخت پر منحصر ہے۔ صہیونی ریاست 2007ء میں پہلا غیر لاطینی ایک معیشت ان بیکیانا لوگی کی فروخت پر منحصر ہے۔ امریکی ملک بن گیا جس نے مرکوز تجارتی بیان



کیلیے کئی ممالک کی مشترکہ افواج بھی جوڑ رکھی ہیں۔ مسلم ممالک ایسی قوت بھی ہیں۔ مسلم ممالک کے پاس پیچے کی کوئی کم نہیں اور نہ ان کے پاس وسائل کی کمی ہے۔ ہاں اگر کمی ہے تو ایمان کی اور جنگ بدر کے 313 مجاہدین والے جذبے کی۔ سبکی وہ چند اساب ہیں جن کے باعث دنیا بھر کے مسلمان باتوں یا بددعاویں سے فلسطین کا سامنہ دے رہے ہیں۔ اول تو یہ سمجھنا کہ مسلمان کچھ نہیں کر سکتے، وہ دنیا میں مظلوم ہیں، تو اس سے برا ڈھونگ کوئی نہ ہوگا۔ وسائل و اساب کے باوجود مسلم حکمرانوں کی یہ خاموشی و گشادگی صرف قرضوں میں ڈوبنے کی وجہ سے یا اپنی تجارت بچانے کی وجہ سے ہے۔ اسرائیل اور اس کے حمایتیوں نے یا تو مسلم ممالک کو قرض دے کر سرکاروں کو رکھا ہے یا پھر ان سے تجارتی معاہدے کر کے انہیں مظلوم مسلمانوں سے منہ موڑنے پر مجبور کیا ہوا ہے۔

اسرائیلیوں میں شہید ہونے والے فلسطینیوں میں بڑی تعداد پچھوں اور خواتین کی ہے، کیا وہ حماس کا حصہ تھے؟ اگر نہیں تو پھر عالمی طاقتیوں کی بے حدی کیا ظاہر ہر کتنی ہے؟ مسلم حکمران فلسطین کی عملی مدد تو کیا کرتے وہ تو ان حملوں کو رکوانے کیلئے بھی کوئی بھاگ دوڑ کرتے وکھانی نہیں دے رہے۔ بیانات اور لفظی جدو ججد سے تو اسرائیل حملوں سے باز آنے سے رہا۔ اسرائیل کتنا طاقتور ہے، اسرائیل کا دفاعی سسٹم کس قدر منظم ہے، ان ساری باتوں سے تو حماس کے حملوں نے پرہادا دیا۔ مسلم حکمران اگر آج اس نیت سے خاموش ہیں یا تاہم پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں کہ امریکا اور اسرائیل ان کو کوئی نقصان نہ پہنچا دیں تو یاد رکھیے گیر اسرائیل کا خواب انہیں کسی ناپاک عزم سے باز نہیں رکھے گا۔ آج قبلہ اول پر قبضہ ہے۔ اگر مسلم حکمران اسی طرح منگ پرن کی طرح مگدھ رہے تو خدا نہ کر کے کل یہ پیش قدمی قبلہ دوم کی جانب بھی ہو سکتے ہے۔ افغانستان، عراق، شام، بیان، فلسطین اور دیگر مسلم ریاستوں میں خون کی ہوئی کھیلے والے کیوں کروں اس کے مالا مال مسلم دنیا کے دگر ممالک پر جعلے سے باز رہیں گے؟

یہ بے حسی پوری مسلم امسکیلے اپنی خطا کا ہے۔ یہ وقت ایک ہونے اور مشترکہ کوششوں کا ہے۔ اہل فلسطین پر ہونے والے مظالم کا حساب تو ہمیں آخرت میں دینا ہی ہو گا لیکن خاموش رہنے کا خمیازہ شاید ہمیں دنیا میں ہیں جگلنباڑے گا۔

دعوت دی ہے۔ القسام بریگیڈ کے ترجمان ابو عبیدہ نے ایک ویڈیو پیغام میں اسرائیل کو کہا ہے کہم چاچنے ہیں کہ اسرائیلی فوج زمین راستے کو استعمال کرتے ہوئے غزہ میں داخل ہوتا کہم غزہ کو صیہونی فوج کا قبرستان بنائیں۔ لیکن گیارہ روز گزر جانے کے باوجود اسرائیلی فوج غزہ میں داخل ہونے کی جرأت نہیں کر رہی۔

گزشتہ روز امریکا نے القسام کے عزادم کو بھانپتے ہوئے اسرائیل کو غزہ



میں زمین کارروائی سے منع کرتے ہوئے کہا تھا کہ غزہ پر زمینی کارروائی اسرائیل کیلئے نقصان دہ ہوگی اور اب سب ہی جانتے ہیں کہ اسرائیل حماس کو شکست دینے میں کمک طور پر ناکام ہے۔ اسرائیل نے حماس کو ختم کرنے کیلئے 2008ء میں بیان سے بدترین نکست کھانے کے بعد بھی قسم کھائی تھی، پھر 2011ء میں قسم کھائی، پھر لاکھ سے زائد افراد کو 24 گھنٹوں کے دوران اپنے گھروں کو چھوڑ کر جوینی ملاٹے میں نقل مکانی کا حکم سرحد پر نصب تعدد ریڈار اور سینٹرالر کو مکمل تباہ کر دیا ہے۔ جانبازوں نے صیہونی فوج کے تین فوجی ہیلکا پھر زکوہ بھی تباہ کیا جس میں سے ایک میں پرداختہ بمباری کر کے ایک بار پھر علیم جنگی جرائم

50 فوجی سوار تھے۔ یہ غاصب صیہونی ریاست اسرائیل کے غیر قانونی قیام کے بعد سے اب تک کا سب سے زیادہ جانی و مالی نقصان ہے جو تا حال جاری ہے۔

میں یہاں اسرائیلی افواج کے ہاتھوں غزہ میں ہونے والی وحشیانہ بمباری اور اس کے نتیجے میں ہونے والے جانی اور مالی نقصان کا ذکر نہیں کروں گا، کیونکہ غزہ کا نقصان گزشتہ 70 سال سے روزانہ کی بنیاد پر ہو رہا ہے۔ غزہ میں فلسطین کا وہ محصور شہر ہے جہاں 22 لاکھ کی آبادی میں آٹھ لاکھ لوگ بے روزگار ہیں اور

باقی تمام آبادی غربت کی لکیر سے بھی نیچے زندگی گزار رہی ہے۔ ایسے جبور شہر کا ایک مشری میٹ کے ہاتھوں نقصان ہوتا ہے لیکن ایسے افراد کے ہاتھوں جن کے پاس دو وقت کی روٹی بھی میسر نہ ہو، ان کے ہاتھوں ایک بہت بڑی فوجی طاقت کو اتنا زیاد دست نقصان تاریخ میں لکھ جانے کے قابل ہے۔

حماس کے جنگجوؤں کے ہاتھوں تاریخی نکست پر



سے ختم کرنے کی قسم کھائی لیکن اس کے بعد آج جس تاریخی نکست کا سامنا کیا ہے امید ہے کہ اسرائیل مفتبل میں حماس سے نکرانے کی غلطی نہیں کرے گا۔

زمینی حملہ کر کے حماس کو کمک طور پر ختم کرنے کے اسرائیلی میسر نہ ہو، ان کے ہاتھوں ایک بہت بڑی عزم کا اعلان کر چکا ہے لیکن دوسرا جاپ حماس کی کل آبادی صرف 80 لاکھ ہے جبکہ مسلمان ایک عشاریہ آٹھ بلین ہیں۔ مسلم اقوام نے اپنے تحفظ



پی آئی اے بدترین بھر جان سے دوچار

پی آئی اے کا مجموعی خسارہ 8.12.7 ارب روپے تک پہنچ گیا

© picture-alliance/AP Photo

پی آئی اے کو بین الاقوامی طریقہ کار کے طرز پر پائیوناٹر کیا جائے گا، پاکستان میں اس وقت تین SOEs کی وجہ سے پاکستان کی معیشت کو نقصان پہنچ رہا ہے

بینیوں کو پی آئی اے کو دیے جانے والے قرض کی ساخت کو تین بیکن دینے کا کام سونپا گیا ہے۔ اسے دوخت کے اندر اپنی تجارتی پیش کرنے کے لیے کہا گیا ہے۔

بھاری کمیشن کے نئے سکریٹری عثمان باجوہ کو کمیٹی کا کوئی نیایا گیا ہے۔ اس کمیٹی میں وزارت خزانہ، پی آئی اے اور چھ کرشیل بینکوں کے نمائندے شامل ہیں۔ ان چھ بینکوں نے اگست کے اوائل پی آئی اے کو مجموعی طور پر 1230 ارب روپے کے قرض فراہم کیے ہیں۔

پی آئی اے بدترین بھر جان سے دوچار، آپریشنز دوبارہ متاثر پاکستانی میڈیا میں شائع ہونے والی روپرتوں کے مطابق کمیٹی کو پی آئی اے کی جانب سے فوری طور پر 15 ارب روپے کے قرض کے لیے مخصوصہ تیار کرنے کی ذمہ داری بھی سونپی گئی ہے، تاکہ ایندھن کے اخراجات سمیت اس کی فوری ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔

ذرائع کے مطابق پی آئی اے کے موجودہ روپیں کو آپریشنز رکھنے کے لیے ایندھن کی ماہانہ لاغت کا تخمینہ 8.5 ارب روپے لگایا گیا ہے۔

تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ غیر پیشہ ورانہ طریقے سے پی آئی اے کا ظلم و نقص اس قومی ایمپریاٹ کی تاریخ کے بدترین بھر جان کا سب تجزیہ کاروں کا کہنا ہے



کتنا ہو گا تاکہ ملک کو مزید خسارے سے بچایا جا سکے۔

برداشت حد تک بوجہ ڈال رہا ہے، اس مالی نقصان پاکستان کی وزارت بھاری کے ذرائع کے مطابق سے نجات حاصل کرنے کے لئے پی آئی اے کمین اس سلسلے میں مقروہ کمیٹی نے لگاتار دو مشنگیں کی اللائق طریقہ کار کے طرز پر صاف و شفاف طور پر ہیں۔ یہ 12 رکنی کمیٹی وفاقی حکومت اور کرشیل بینکوں کے نمائندوں کی مساوی تعداد پر مشتمل یوں یک دنیا نے کرنا ناگزیر ہو چکا ہے، حسیب بینک، پی آئی اے کی نئی اور ٹیلی کام سیکٹر کی مثال

پاکستان کی قومی ایمپریاٹ کو بھر جان سے نکالنے کا مخصوصہ تیار کرنے کے لیے حکومت اور کرشیل بینکوں کے نمائندوں کے درمیان بات چیت ہو رہی ہے۔ مذاکرات کا مقصد پی آئی اے کو مزید چھ ماہ تک محدود پروازوں کے ساتھ آپریشن رکھنا ہے۔

پاکستان اٹریشنل ایمپریاٹ کا مجموعی خسارہ 8.12.7 ارب روپے تک پہنچ گیا، معاشی طور پر پاکستان کو بحال اور فعال کرنے کیلئے یہے قسط کرنے کا فیصلہ، پی آئی اے کو بین الاقوامی طریقہ کار کے طرز پر پائیوناٹر کیا جائے گا، پاکستان میں اس وقت تین SOEs کی وجہ سے پاکستان کی معیشت کو نقصان پہنچ رہا ہے، جن میں سفرہرست پاکستان اٹریشنل ایمپریاٹ ہے، جن میں سفرہرست پی آئی اے کا مجموعی خسارہ 8.12.7 ارب روپے تک جا پہنچا ہے، پی آئی اے کو صرف چالائے رکھنے کا مالی نقصان 156 ارب روپے ہے، یہ رقم حکومت پاکستان کو بحال میں ادا کرنی پڑتی ہے، ان تمام اخراجات اور نقصانات کے علاوہ پی آئی اے کے سر 435 عرب روپے کا قرض بھی واجب والا ہے، ایک محتاج اندائز کے مطابق پی آئی اے اپنے آپریشنز کو جاری رکھنے کے لئے روزانہ 50 کروڑ روپے کا مالی نقصان اٹھا رہی ہے، صرف پی آئی اے نیکس خیز زکوچھلے دس سالوں میں

کی کردی ہے۔ اس کی وجہ سے پی آئی اے کو میں پی آئی اے کی 300 سے زائد پروازیں منسون کر دی گئیں 14 اکتوبر سے یمن الاقوای روٹ پر 134 سمیت گزشتہ دس دنوں میں 300 سے زائد پروازیں پی آئی اے کے ترجمان نے بتایا کہ مکمل کے روز تھی 27 ڈسمبر سمیت 51 پروازیں منسون کر دی گئیں۔ پروازوں کی اتنے بڑے پیمانے پر منسوخی کے سبب ہزاروں مسافروں کو کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ غیر پیش و روانہ طریقے سے پی آئی اے کاظم و نقش اس قوی ایز لائن کی تاریخ کے بدترین بحران کا سبب ہے۔



ایندھن کی عدم دستیابی کی وجہ سے پچھلے دس دنوں کے غیر پیش و رانہ طریقے سے پی آئی اے کاظم و نقش اس قوی ایز لائن کی تاریخ کے بدترین بحران کا سبب ہے۔

سبب ہے

تجویز کاروں کا کہنا ہے کہ غیر پیش و رانہ طریقے سے پی آئی اے کاظم و نقش اس قوی ایز لائن کی تاریخ کے بدترین بحران کا سبب ہے پی آئی اے کا مجموعی خسارہ 17 ارب روپے

رپورٹوں کے مطابق پی آئی اے کا مجموعی خسارہ 713 ارب روپے تک پہنچ گیا ہے، جس میں 285 ارب روپے کے قرضوں کی براہ راست خانست و فاقی حکومت نے دی ہے۔ اس میں وہ رقم شامل نہیں ہے جو پی آئی اے کے ذمیں اداروں نے بطور قرض لیے ہیں۔

پی آئی اے کی انتظامیہ کا کہنا ہے کہ بنیادی صورت حال میں، تو قوی ایز لائز کا قرضہ اور واجبات دو ٹریلین رپے تک پہنچ جائیں گے اور سن 2030 تک اس کا سالانہ خسارہ ہر ہزار 259 ارب روپے ہو جائے گا۔ کوشش بیکھ خارے سے دوچار پی آئی اے کو نئے قرض فراہم کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔

پی آئی اے کے ذرائع کا کہنا ہے کہ اسے آپشن رہنمائی کے لیے فوری طور پر 15 ارب روپے کی ضرورت ہے اور ضروری فنڈز کے حصول کے لیے بات چیت ہو رہی ہے۔ فی الحال اس بات کی کوشش کی جا رہی ہے کہ پی آئی اے کو مذکورہ مزید چھ ماہ تک مدد و پروازوں کے ساتھ آپشن رکھا جائے۔

ایندھن کی عدم دستیابی کی وجہ سے پچھلے دس دنوں میں پی آئی اے کی 300 سے زائد پروازیں منسون کر دی گئیں ایندھن کی عدم دستیابی کی وجہ سے پچھلے دس دنوں میں پی آئی اے کی 300 سے زائد پروازیں منسون کر دی گئیں



International Commission on Human Rights

Following Human Rights Charter of UNITED NATION



International Commission on Human Rights is endeavoring to bring such Pakistani's prisoners in homeland who are incarcerating their sentences in the jail of different countries of the world.

Initially return of such Pakistani's prisoners shall made from whom countries have treaty with Pakistan under the prisoners transfer agreement i.e. UK, Europe, Turkia, Sri Lanka, Thailand and Gulf etc.

If in above mentioned countries including all over the world your relatives, friends and other are incarcerating the sentences they may contact with details to the Assistant Secretary General of ICOHR by way of following sources.

CENTRAL SECRETARIAT

BC-13, Block-9
Razi Tower, 7th Floor, Clifton
Karachi 75500 - Pakistan
Ph: +92-21-99332615, +92-21-99332617
+92-21-35309034, +92-21-35309035
+92-21-35309036, +92-21-35309037

www.icohr.org



icohrp

info@icohr.org

CHAIRMAN SECRETARIAT

Bungalow No. 134 Main
Khayaban-e-Bahria-V
Defence Housing Authority
Karachi-75500 Pakistan
Ph: +92-21-99332626 +92-21-99332635
+92-21-35245544, +92-21-35245545

ظریف بلوچ

جزیرہ نما شہر گوادر قدرتی بندرگاہ اور پاکستان چاند میں اقتصادی راہداری کی وجہ سے دنیا بھر میں اپنا ایک منفرد مقام رکھتا ہے اور عالمی دنیا کی نظر میں اس خلیج پر مرکوز ہے۔ سیاسی حوالے سے بلوچستان کا مغربی شہر قوم پرستوں کا گزہ رہا ہے مگر وقت اور حالات بدلتے کے ساتھ ساتھ اب اس علاقے میں ایکشن کے وقت ووٹ اور نوٹ لازم و ملزم ہن چکے ہیں۔ اس خلیج میں قبائلی اور جاگیری دارانہ نظام نہیں گمراہ رہے۔

گوادر کی سیاست؛ ماضی اور مستقبل



مرتبہ گوادر کو قومی اسمبلی کی نشست میں۔ 2018 کے ایکشن میں بھی اتحاد برقرار رہا اور بی این پی کے امیدوار میر جمل گفتگی 31000 سے زیادہ ووٹ لئے گوادر کی نشست جیت گئے جبکہ ان کے م مقابل ملوچستان عوامی پارٹی کے میر یعقوب بروخو سولہ ہزار سے زیادہ اور پیشل پارٹی کے میر اشرف حسین سات ہزار سے زائد ووٹ لئے سکے اور گوادر کی انتخابی تاریخ میں ایکشن میں سب سے زیادہ ووٹ ڈالے اور مرن آئکے پچاس فیصد سے زائد رہا۔

جزیرہ نما شہر گوادر قدرتی بندرگاہ اور پاکستان چاند میں اقتصادی راہداری کی وجہ سے دنیا بھر میں اپنا ایک منفرد مقام رکھتا ہے

2013 کی نسبت اس مرتبہ گوادر کے حالات بھی بہتر تھے کیونکہ 2013 میں انسر جنوبی کی وجہ سے زیادہ تر پولنگ ویران تھے۔ اس مرتبہ انتخابی مم میں کافی جوش و خوش رہا اور گوادر کے نوجوان و وزر نے پولنگ بٹھ کارخ لیا تھا۔ 2024 کے موقع ایکشن کے حوالے سے گوادر کی انتخابی مم میں پیشل پارٹی کے رہنماؤں نے قیگ کے امیدوار کیلئے کام بھی کیا۔ میر جمل گفتگی میں جماعت اسلامی کے صوبائی جزل یکریمی مولانا تاہبیت الرحمن کی سربراہی میں ایکن تحریک حق و تحریک ابھر کر سامنے آئی ہے اور ضلع بھر میں لوگوں کی بڑی تعداد اس وقت حق و تحریک کے ساتھ ہیں۔ گزشتہ سال ہونے والے مددانی انتخابات میں گوادر شہر میں آل پارٹیز اتحاد کے نام پر گوادر کی متعدد سیاسی پارٹیوں پر مشتمل اتحاد کو پھر جیت کر سامنے آئی ہے اور ضلع بھر میں بھاری اکثریت سے ٹکست دی تھی جبکہ پیشی اور اور ماڑہ شہر میں بھی "حق دو" ایک بڑی تحریک بن کر ابھر رہے۔

بی این پی مینگل البتہ اپنے اتحاد یوں نوری پیشل اور سید گنیم جان پیشل کے ساتھ ترپولنگ میں ووٹر نظر نہیں آئے۔ جبکہ پیشی کے حریف نوری فہی اور گفتگی فہی اب حلیف ہن گئے تھے۔ صوبائی اسمبلی کی نشست پر میر جمل گفتگی جبکہ گوادر کم کیجھ کے قوی انتخابات ہوئے تو وفاق کی طرح بلوچستان میں بھی مسلم لیگ ق کو اقتدار ملا۔ اس وقت گوادر کی چودہ ہزار کے قریب ووٹ لئے کر دوسرا مرتبہ صورتحال میں ڈرامائی تبدیلی کا امکان ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ پیشی کے حریف اس مرتبہ حلیف بن جائیں گے۔ جبکہ ذکری فرقے کے مذہبی پیشواؤں کی حمایت حاصل کرنے کیلئے سرتاوہ کو شیش کریں گے۔

2008 کے ایکشن میں گوادر سے میر عبدالغفور گفتگی کے صاحبزادے میر جمل گفتگی پیشل پارٹی کے سید شیر جان بلوچ نے معمولی ووٹوں کے فرق سے بی اس ایکشن کا بیان کیا تھا، جب کہ گوادر میں بیکاٹ کے باوجود پیشل پارٹی نے مسلم لیگ ق کے امیدوار میر جمل گفتگی کو نہ صرف سپورٹ کیا بلکہ انتخابی مم میں پیشل پارٹی کے رہنماؤں نے قیگ کے امیدوار کیلئے کام بھی کیا۔ میر جمل گفتگی 15000 سے زائد ووٹ لے کر میر صوبائی اسمبلی کے منتخب ہوئے جبکہ م مقابلہ بی این ایکم کے اسکے عابر جیم سہرا بی پیشل ہزار کے قریب اور آزاد امیدوار حسین اشرف چار ہزار سے کم ووٹ حاصل کر سکے۔ میر عبدالغفور گفتگی سردار آخر جان مینگل کے کامیابی میں وزیر کھیل و شافت مقرر ہوئے۔ بی این پی اندوں کی اختلاف کا شکار ہو کر نوٹ پیش کا شکار ہو گئی، اور اپنی مدت پوری نہ کر کی اور پھر 12 اکتوبر 1999 کو پوری مشرف نے تو اعلیٰ حکومت کا تختہ اٹا کر ملک کی تمام اسمبلیاں تخلی کر دیں۔ بی این پی تحدہ کے ووٹروں میں تیقین ہو گئی اور میر عبدالغفور گفتگی بلوچستان پیشوا ڈیموکریٹک پارٹی کا حصہ ہن گئے۔

2013 میں بلوچستان میں انسر جنوبی کا ماحول تھا اور تھیصل پیشی کے زیادہ تر پولنگ میں ووٹر نظر نہیں آئے۔ جبکہ پیشی کے حریف نوری فہی اور گفتگی فہی اب حلیف ہن گئے تھے۔ صوبائی اسمبلی کی نشست پر میر جمل گفتگی جبکہ گوادر کم کیجھ کے قوی انتخابات ہوئے تو وفاق کی طرح بلوچستان میں بھی مسلم لیگ ق کو اقتدار ملا۔ اس وقت گوادر کی نشست پر آزاد امیدوار سید شیر جان بلوچ کامیاب ہوئے اور بی این ایکم کے عابر جیم سہرا بی سازھے ہوئے اور بی این ایکم کے م مقابلہ پیشل پارٹی کے میر یعقوب بروخو چھپ ہزار اور مسلم لیگ ن کے میر اشرف حسین تین ہزار کے قریب ووٹ سے زیادہ ووٹ حاصل کیے۔ سید شیر جان بلوچ ایکشن بیتے سکے۔ قوی اسیکی نشست پر پیشل پارٹی اور صوبائی سید گنی نوری کامیاب ہوئے اور تاریخ میں پیشل وزیر کے منصب پر فائز ہے۔

معتمد اور مذہبی شخصیات کا ماضی میں ایکشن میں اہم کردار رہا ہے، اور گریٹر شہر گوادر سے گوادر کی سیاست کافی حد تک بدل پچھی ہے۔

1985 کے خیادور کے غیر جماعتی ایکشن سے لے کر 2018 کے عام انتخابات تک ضلع گوادر کے صوبائی اسمبلی کی نشست پر تین خاندان بر اجمان رہے ہیں اور گزشت پندرہ سال سے لگاتار میر جمل گفتگی تخت گوادر کے بے تاج بادشاہ رہے ہیں۔ 1985 کے غیر جماعتی ایکشن میں گوادر و صوبائی اسمبلی کی نشتوں پر مشتمل تھا، پسندی اور اورماڑہ سے ذکری فرقے کے مذہبی پیشوا سید واد کریم محجم بجھک گوادر جیوانی کی نشست پر میر عبدالغفور گفتگی منتخب ہو گئے۔

1988 کے عام انتخابات میں بی این پی کے امیدوار میر حسین اشرف 14000 سے زائد ووٹ لئے کریم پی اے گوادر منتخب ہوئے اور اس کے مقابلہ آئی جائی کے امیدوار میر عبدالغفور گفتگی چھپ ہزار ووٹ لے سکے۔ اسی سال پیشل پارٹی کی بے نظیر پیشوا پاکستان کی پسلی خاتون وزیر اعظم بنی تھیں اور پیشل پارٹی کے ٹھانیں نے آئی جائی کے بنائی تھی اور یہ اسمبلیاں صرف دو سال بعد توڑ دی گئی تھیں۔

1990 کے عام انتخابات میں ایک بار پھر گوادر سے میر حسین اشرف بارہ ہزار سے زائد ووٹ لے کر جیت گئے اور مخالف امیدوار عابر جیم سہرا بی سازھے ہوئے اور بی این ایکم کے میر جمل کے قریب ووٹ لے سکے۔ یہ اسیکی بھی اپنی مدت پوری نہ کر کی اور یوں میر حسین اشرف اپنے دونوں ادوар میں پانچ سال پورے نہ کر سکے۔ اس کے بعد میر حسین اشرف اور ان کے صاحبزادے میر اشرف حسین گوادر کی نشست چیخ



پاک افغان سرحد پر احتجاجی دھرنا

غیر قانونی افغان مہاجرین کی ملک واپسی کے لیے مقررہ مدت کیم نومبر کو ختم ہو رہی ہے، غیر قانونی تارکین وطن کی بے خلی کے منصوبے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے

Abdullahani Kakar/DW

غیر قانونی افغان مہاجرین کی ملک واپسی کے لیے مقررہ مدت کیم نومبر کو ختم ہو رہی ہے، غیر قانونی تارکین وطن کی بے خلی کے منصوبے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے

نے کیم نومبر سے آمدروفت کے لیے پاسپورٹ اور زیارت وال کتبے میں موجودہ حکومت پاک افغان ویزے کی جوشتر عائدی کی ہے، اس سے سرحد کے دونوں اطراف کے لوگ بری طرح متاثر ہوں گے۔ ذیورڈلان کو ہم نے کبھی شایم نہیں کیا ہے اور نہیں آنکھہ شایم کریں گے۔

جنہوں نے افغانستان دیکھا ہی نہیں وہ افغان مہاجرین واپس کیسے جائیں؟

زیارت وال کا مزید کہنا تھا کہ افغان مہاجرین کے حوالے سے حکومتی پالیسی تضادات کا فکار ہے جبکہ اس معاملے میں علت سے کام لیا جا رہا ہے، جس سے ملکی حالات بہتری کے بجائے مزید خراب ہو سکتے ہیں۔

عبد الرحیم زیارت وال کا کہتا ہے، "افغان مہاجرین کی بیان اربوں روپے مالیت کی جائیدادیں ہیں۔ تین چار دہائیوں سے یہ لوگ بیان آباد ہیں۔ ایک ماہ کے اندر یہ لوگ کسی طرح سب کچھ چوڑ کر افغانستان پلے جائیں؟ پاکستانی حکومت زمینی حقائق کو نظر انداز کر رہی ہے۔ سیاسی بسیرت کا تقاضا ہے کہ اس معاملے میں مین الاقوایی قوانین کے مطابق فیصلے کیے جائیں تاکہ لوگوں کے بیادی حقوق متاثر نہ ہوں۔"

دھرنہ مظاہرین کیا چاہتے ہیں؟

پاک افغان سرحد پر جاری احتجاجی دھرنے میں شرکی ملتی مقامی رہنماء دار و خان اچھوئی کہتے

زیارت وال کتبے میں موجودہ حکومت پاک افغان سرحد پاک افغان سرحد پر آمدروفت کی تقدیم کرنے کی کوشش کر رہی ہے، جس سے خط میں سلامتی کی صورت حال مذید متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔

افغان مہاجرین کی واپسی پر پشتون قوم پرست

عبد الغنی کاکڑ

غیر قانونی افغان مہاجرین کی ملک واپسی کے لیے مقررہ مدت کیم نومبر کو ختم ہو رہی ہے، جس میں توسعہ کا تاحال کوئی فیصلہ سامنے نہیں آیا ہے۔ دریں انشا اس فیصلے کے خلاف بلوچستان میں پشتون سرحدی قبائل کا احتجاج زور پکڑ چکا ہے۔

پاکستان سے غیر قانونی افغان مہاجرین کی ملک واپسی کے فیصلے کے خلاف بلوچستان میں پشتون سرحدی قبائل کا احتجاج زور پکڑ گیا۔ چون میں پاک افغان سرحد پر ہزاروں لوگ حکومتی فیصلے کے خلاف احتجاجی دھرنے پر میٹھے گئے۔ مظاہرین کہتے ہیں افغانستان میں حالات سازگار نہیں اسی لیے مہاجرین کی ملک واپسی کے فیصلے کا انزوں جائزہ لیا جائے۔

پاکستان سے غیر قانونی افغان مہاجرین کی ملک واپسی کے لیے مقررہ مدت کیم نومبر کو ختم ہو رہی ہے، جس میں توسعہ کا تاحال کوئی فیصلہ سامنے نہیں آیا ہے۔



پشتون قبائل پاکستان میں ہمیشہ سے ریاستی پالیسیوں کی وجہ سے مسائل کا عکار رہے ہیں۔

حکومت کے ساتھ ساتھ بلوچستان کی پشتون قوم پرست ہمارے لوگ متاثر ہو رہے ہیں۔ پاک افغان سرحد شریک ہیں۔ پشوختوں اور عوامی پارٹی کے بیانوں کے مطابق گزشتہ تین آمدروفت میں آسانیاں فراہم کی جائیں۔ حکومت

جماعتوں کے تحفظات

کام کہتے ہیں کہ مقررہ مدت کے بعد غیر قانونی مہاجرین کو فارلن ایکٹ کے تحت گرفتار کر کے ان کے خلاف شابطہ کی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ حکومتی اعداؤ شار کے مطابق گزشتہ تین ہفتوں کے دوران 10 ہزار سے زائد افغان مہاجر پاکستان کے مختلف حصوں سے واپس اپنے ملک

مارچ سے خطاب کے دروان بی این پی کے سربراہ سردار اختر میںگل نے ریاست اقدامات کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا تھا۔ بی این پی نے 30 اکتوبر کو حکومت کے خلاف اسلام آباد میں دھرنہ دینے کا اعلان کیا ہے۔

پاکستان افغان پناہ گزینوں کو قبول کرے، امریکہ

امریکہ نے پاکستان سمیت تمام پڑوی ملکوں پر زور دیا ہے کہ وہ پناہ اور تحفظ کے مطابق اپنی ذمہ داریاں پوری کریں۔ پاکستان نے کہا کہ غیر قانونی تاریکین طعن کی بے جملی کے منسوبے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔

امریکہ نے پاکستان سمیت افغانستان کے پڑوی ملکوں پر "غیر قانونی" سے زور دیا ہے کہ وہ پناہ اور تحفظ کے مطابقیوں کے ساتھ سلوک کے حوالے سے اپنی بین الاقوامی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔

امریکی محلہ خارج کے تربجان میتھیو ملنے پر یہی کافروں کے دروان ایک سوال کے جواب میں کہا کہ "ہم پاکستان سمیت افغانستان کے پڑوی ملکوں کی بھرپور حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ وہ بین الاقوامی تحفظ کے خواہاں افغانوں کو اپنے ملک میں داخلے کی اجازت دیں، پناہ گزینوں کے ساتھ ہر سلوک کریں اور انہیں امن اور فراہم کرنے کے لیے بین الاقوامی انسانی تنظیموں کے ساتھ رابط کریں۔"

پاکستان افغان تاریکین طعن کی وسیع تر ملک بدریوں سے باز رہے، اقوام تحدہ

ملک کا مزید کہنا تھا، "میں یہ کہوں گا کہ ہم پاکستان سمیت تمام ریاستوں پر زور دیتے ہیں کہ وہ پناہ گزینوں اور تحفظ کے مطابقیوں کے ساتھ سلوک کے حوالے سے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں اور عدم تحفظ کے شکار افراد کے لیے موجود بین الاقوامی قانون کا احترام کریں۔"

خیال رہے کہ پاکستان نے تمام غیر قانونی تاریکین طعن بیشول لاکوں افغان پناہ گزینوں کے لیے ملک چھوڑنے کے لیے کم تو مبہری آخری تاریخ مقرر کیے ہے۔

دوسری طرف افغانستان میں طالبان حکمران نے پاکستان کے دیصلے کی نکتہ جھینی کرتے ہوئے اسے "ناقابل قبول" قرار دیا ہے۔

روہنگز کے مطابق پاکستان میں 17 لاکھ سے زیادہ افغان باشندوں کے پاس کوئی قانونی دستاویزات

آمادگی ظاہر نہیں کی، جس کی وجہ سے مذاکرات ڈیل لاک کا شکار ہو گئے ہیں۔

گزشتہ روز بلوچستان کے گران وزیر اطلاعات جان اچکزئی اور دھرنا مظاہرین کے درمیان ہونے والے طویل مذاکرات بھی بغیر کسی نتیجے کے ختم ہوئے تھے۔

نے پاک افغان سرحد پر پاکستان کے نزدیک ایک ایجاد کیا ہے کہ وہ پناہ اور تحفظ کے مطابقیوں کے ساتھ سلوک کے حوالے سے اپنی

بین الاقوامی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔

واضح رہے کہ غیر قانونی مہاجرین کی ملک واپسی کے حوالے سے دی گئی ڈیل لاک کے قریب آتے ہی ملک کے دیگر حصوں کی طرح بلوچستان میں بھی ملک کی جانب سے کیا جا رہا ہے۔ ہم نے حکومت پر واضح کردا ہے کہ پاک افغان سرحد پر نئے ایمیگریشن نظام کو ہم کسی صورت تسلیم نہیں کر سکتے۔ یہاں سرحدی تازیت عکس کی ایک بڑی وجہ بھی یہی حکومتی اقدامات ہیں۔ ہندوستان کے ساتھ سرحد پر لوگوں کو تجارت کی اجازت دی گئی ہے لیکن ہمیں اب اس سے بھی محروم کیا جا رہا ہے۔

گزشتہ نہتوں سے کاروبار بند پڑا ہے اور پشتون تاجر کروڑوں روپے کے نقصانات سے دوچار ہو رہے ہیں۔"



فیصلہ کرتی بھی ہے تو اس صحن میں پہلے افغان حکومت سے بات کر کے حالات کو سازگار بنا لی جائے۔"

گزشتہ روز بلوچستان کے گران وزیر اطلاعات جان اچکزئی اور دھرنا مظاہرین کے درمیان ہونے والے طویل مذاکرات بھی بغیر کسی نتیجے کے ختم ہے۔ ذرائع کے مطابق بلوچستان میں پکڑے گئے سیکھڑوں مہاجرین میں اکثریت ان افغان شہریوں کی ہے جو کہ بغیر دستاویزات کے پاکستان میں قبیل تھے۔

DW / Kakar

پاک افغان سرحد پر دھرنا مظاہرین اور حکومت کے درمیان مذاکرات ڈیل لاک کا شکار فارم ایکٹ کے تحت گرفتار ہونے والے افغان بلوچستان میں فوج کے سربراہ اور کمانڈر سردن مہاجرین کو ضروری کارروائی کے بعد مختلف جیلوں میں منتقل کیا گیا ہے۔ کم کوئی کمک اور فراہد کا خصوصی دورہ کیا اور دھرنا معاہدین سے ملاقات مرحلہ اور سرحد پر تعینات افغان حکام کے حوالے کیا جائے گا۔

دھرنا مظاہرین نے حالیہ صورتحال کے تناظر میں

بلوچستان کے تحت گرفتار ہونے والے افغان مہاجرین کو ضروری کارروائی کے بعد مختلف جیلوں کا خصوصی دورہ کیا اور دھرنا معاہدین سے ملاقات مرحلہ اور سرحد پر تعینات افغان حکام کے حوالے کیا جائے گا۔



دو یہم قبل بلوچستان کے علاقے وڈھ سے بلوج کمانڈر سردن کمانڈر کو اپنے تحفظات سے آگاہ کیا۔ ذرائع کے مطابق لیفٹیننٹ جzel آصف غفور نے قوم پرست جماعت بی این پی میںگل کی جانب سے بھی کوئی تکمیل احتیاجی مارچ کیا گیا تھا۔ لامگی دھرنا مظاہرین کے مطالبات کی منظوری پر کوئی کی ہے۔ میرے خیال میں اگر حکومت ایسا کوئی

خیر سال ادارے روئیز کے مطابق پاکستان میں 17 لاکھ سے زیادہ افغان بائشدوں کے پاس کوئی قانونی دستاویزات نہیں ہیں۔ اسلام آباد کے مطابق افغان شہری ملک میں ہونے والے شدت پسندی کے واقعات میں ملوث پائے گئے ہیں اور رواں سال ایک درجن سے زیادہ خودکش بم دھماکوں میں بھی غیر قانونی طور پر ملک میں مقام افغان شہری ملوٹ تھے۔

1979 میں کامل پر سودویت یونین کے حملے کے بعد پاکستان نے سب سے زیادہ تعداد میں افغان پناہ گزینوں کی میزبانی کی ہے۔ اسلام آباد کہنا ہے کہ پاکستان میں افغان پناہ گزین کی کل تعداد 44 لاکھ ہے۔

2021 میں طالبان کے افغانستان میں اقتدار میں آنے کے بعد تقریباً 20 ہزار یا اس سے زیادہ افغان شہری جنگ زدہ ملک سے فرار ہو گئے تھے۔ یا افغان امریکی میں دوبارہ آباد ہونے کے لیے اس وقت پاکستان میں امریکی خصوصی ایمگرینش کی اپنی درخواستوں پر کارروائی کا انتظار کر رہے ہیں۔

انسانی حقوق کی نظمیوں نے پاکستان پر زور دیا ہے کہ وہ خصوصی امریکی بیزوں کے مفترضان ہزاروں افغان درخواست گزاروں کو ملک بدری سے مستحق قرار دیں۔

وطن واپس بھیجنے کے منصوبے کا اعلان کیا ہے میں وہ غیر ملکی بھی شامل ہیں جنہوں نے اپنے ویزوں کی مدت سے زیادہ قیام کیا؛ منصوبہ کی نومبر سے لا گو ہو گا۔ زہرہ ملوچ نے مزید کہا کہ ہر ملک میں غیر ملکی شہریوں کی لفڑی حکومت کو منظم کرنے کے لیے یکساں قوانین ہیں، غیر قانونی غیر ملکیوں کی وطن واپسی خالصتاً انتظامی و قانونی معاملہ ہے جس سے پاکستان کے مردجوہ قوانین کے

تحت نہتا جائے گا۔ انہوں نے تاہم واضح کیا کہ پاکستان میں قانونی طور پر مقیم اور رجسٹرڈ تمام غیر ملکی شہری اس منصوبے کے دائرہ کار سے باہر ہیں۔

افغانستان میں طالبان حکمران نے پاکستان کے فیصلے کی نکتہ چینی کرتے ہوئے اسے ناقابل قبول قرار دیا ہیاً فیماں میں طالبان حکمران نے پاکستان کے فیصلے کی نکتہ چینی کرتے ہوئے اسے ناقابل قبول قرار دیا ہے پاکستان میں لاکھوں افغانوں کے پاس کوئی قانونی دستاویز نہیں



نہیں ہیں روئیز کے مطابق پاکستان میں 17 لاکھ سے زیادہ افغان بائشدوں کے پاس کوئی قانونی دستاویزات نہیں ہیں۔

پاکستان دفتر خارجہ کی ترجیح میں زیادہ افغان بائشدوں کے پاس کوئی قانونی دستاویزات نہیں ہیں۔

پاکستان کا کہنا ہے کہ غیر قانونی تارکین وطن کی بے غلی کے منصوبے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

ان لوگوں کے آبائی ممالک میں رضا کارانہ واپسی

Q&F Faiq Enterprises

CHAAT MASALA
poudre de piment rouge | مسحوق الفلفل الأحمر | qirmizi biber tozu
Net Wt: 50gm, 100gm, 200gm, 500gm, 1 Kg.

DHANYA POWDER
poudre de coriandre | مسحوق الكزبرة | kesnisi tozu
Net Wt: 50gm, 100gm, 200gm, 500gm, 1 Kg.

HALDI POWDER
poudre de curcuma | مسحوق الكركم | etimeli haldi tozu
Net Wt: 50gm, 100gm, 200gm, 500gm, 1 Kg.

RED CHILLI
poudre de piment rouge | مسحوق الفلفل الأحمر | qirmizi biber tozu
Net Wt: 50gm, 100gm, 200gm, 500gm, 1 Kg.

KALI MIRCH
poudre de piment rouge | مسحوق الملحان الأحمر | etimeli biber tozu
Net Wt: 50gm, 100gm, 200gm, 500gm, 1 Kg.



کیا پاکستانی عوام کو معلومات تک رسائی کا حق حاصل ہے؟

© FAROOQ NAEEM/AFP Getty Images

عام شہریوں کے لیے معلومات تک رسائی کا قانون 2002ء میں نافذ ہوا تھا۔ بہت سے پاکستانیوں کو شکایت ہے کہ انہیں اہم سرکاری معلومات تک رسائی نہیں دی جاتی

کہ صوبائی منتخب پنجاب کی جانب سے مکمل حصہ کو جانب سے مکمل حصہ کو ایسا کوئی حکم جاری نہیں کیا گیا تھا، صوبائی منتخب پنجاب نے اس پر 5 جولائی 2023ء کو یک ریٹریٹ میلتھ کیسٹ ڈپارٹمنٹ کو نوٹس جاری کر کے وضاحت طلب کی جس پر مکمل حصہ کی جانب سے ڈپنسریوں کی بندھ کا فیصلہ واپس لے لیا گیا اور لاکھوں لوگ حصت کی بنیادی سہولیات سے محروم ہونے سے بچ گئے۔

واضح رہے کہ پنجاب میں شہریوں کو سرکاری معلومات تک بہتر رسائی فراہم کر کے حکومت کو جو بده بنانے کے لئے پنجاب آسٹینی نے 12 دسمبر 2013ء کو پنجاب ٹرانسپیرنسی ایڈریٹ رائٹ ٹو انفارمیشن ایکٹ 2013 مذکور کیا تھا۔ اس قانون کے تحت کسی بھی سرکاری مکمل، خود مختار یا اپنام خود مختار سرکاری ادارے اور حکومتی معاملات سے چلنے والے اداروں سے معلومات کے حصول کے لئے درخواست دی جاسکتی ہے جس پر متعلقہ سرکاری ادارے کا سربراہ یا پبلک انفارمیشن آفیسر آرٹی آئی اور ملکہ پاکستان رائٹ ٹو انفارمیشن ایکٹ 2002ء میں قانون کی ذیلی شق 7 کے تحت تخت 14 ایکٹ کے لیکن 10 کی ذیلی شق 7 کے تحت 2021ء شوال ہیں۔

دن میں مطلوبہ معلومات کی فراہمی کا پابند ہے، معلومات تک رسائی کا قانون سرکاری مکملوں میں پنجاب کے احکامات کی قیل "قرار دیا گیا تھا۔

تاہم جب میں نے اس بارے میں صوبائی منتخب پنجاب کے وفتر سے رائٹ ٹو انفارمیشن ایکٹ کے تحت اس ڈائریکٹیشن کی وجہات معلوم کرنے کے لئے آرٹی آئی درخواست جمع کروائی تو انکشاف ہوا 2016ء اور بلوچستان رائٹ ٹو انفارمیشن ایکٹ 2010ء میں اخراجیں آئیں ترمیم کے تحت آرٹیکل 19 اے کے کوئی نہیں کا حصہ بنایا گیا جس کے تحت ہر شہری کو عوامی اہمیت کے تمام معاملات میں معلومات تک رسائی حاصل کرنے کا حق دیا گیا، اس وقت پاکستان میں آرٹی آئی کے پانچ ایکٹ یا قانون نافذ ہیں جن میں ایک وفاق



ڈپنسریاں بند کرنے کے لیے کو صوبائی منتخب پنجاب کے احکامات کی قیل "قرار دیا گیا تھا۔ مکمل حصہ بنایا گیا جس کے تحت ہر شہری کو عوامی اہمیت کے تمام معاملات میں معلومات تک رسائی حاصل کرنے کا حق دیا گیا، اس وقت پاکستان میں آرٹی آئی کے پانچ ایکٹ یا قانون نافذ ہیں جن میں ایک وفاق

خوشی ہے کہ دنیا بھر میں معلومات تک رسائی کا عالمی دن منایا جا رہا ہے، صدر مملکت ڈاکٹر عارف علوی

صدر مملکت ڈاکٹر عارف علوی نے معلومات تک رسائی کے حق کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کا مقصد شہریوں کو باخبر فیصلے کرنے کا اختیار دے کر اور حکومتوں کو اپنے فیصلوں اور اعمال کے لئے جواب دہنا کر سخت مند، جامع اور باشمور معاشروں کی تغیر کرنا ہے۔ 28 نومبر 2022 کو، معلومات تک رسائی کے عالمی دن "کے موقع پر اپنے پیغام میں صدر نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ دنیا بھر میں معلومات تک رسائی کا عالمی دن منایا جا رہا ہے تاکہ حکومت کے زیر انتظام معلومات تک رسائی کے کیوں نہیں کے حق تو شایم کیا جائے اور اس پارے آگاہی پیدا کی جاسکے جس کا مقصد شہریوں کو باخبر فیصلے کرنے کا اختیار دے کر اور ان کی حکومتوں کو ان کے فیصلوں اور اعمال کے لیے جواب دہنا کر سخت مند، جامع اور باشمور معاشروں کی تغیر کرنا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اس سال معلومات تک رسائی کا عالمی دن "مصنوعی ذہانت، ای گورنمنٹ اور معلومات تک رسائی" کے عنوان کے تحت منایا جا رہا ہے۔ اس کا مقصد ہمیں ای گورنمنٹ اور مصنوعی ذہانت کے اطلاق کے ذریعے شہریوں تک حکومت کے زیر انتظام معلومات تک رسائی کے بارے میں بات کرنے کا موقع فراہم کرنا، ای گورنمنٹ اور مصنوعی ذہانت کے استعمال کے فوائد و خطرات اور ڈیجیٹل دور میں معلومات تک رسائی کو ہبہتر بنانے کے لئے پالیسی رہنمایا صولوں پر غور و فکر کرنا ہے۔

صدر مملکت نے کہا کہ یہ دن ایک مضبوط اور ہاہم مریب لفظ نظر اپناتے ہوئے معلومات تک رسائی کے قانونی فریم ورک کو نافذ کرنے میں حکومتوں کے کاروبار کو بھی اجاگر کرتا ہے جو اچھی حکمرانی، پاسیدار ترقی، مضبوط جہوریت اور انسانی حقوق کے تحفظ کی خانست کی خانست دیتا ہے۔ اس سے حکمرانی میں زیادہ شفاقتی اور جوابدہی لانے میں مدد لے گی جبکہ عوامی بھلائی کے لیے مضبوط اداروں کی تغیر اور پلکار، جامع اور علم پرنسی معماشوں کی تغیر کے لیے پاسیدار ترقی کو لیتی ہے اپنایا جاسکے گا۔

صدر عارف علوی نے کہا کہ مجھے یہ کہتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ پاکستان نے معلومات تک رسائی کے حق کا یکٹ 2017 نافذ کیا ہے تاکہ شہریوں کو باخبر فیصلے کرنے، انہیں جمہوری عمل میں شامل کرنے، معلومات حاصل کرنے اور پہچانے کا حق فراہم کیا جاسکے اور کرپشن کی لعنت پر قابو پا جاسکے۔

انہوں نے کہا کہ اس دن میں ریاست اور حکومتی اداروں، سول سوسائٹی کی تھیلوں اور مینڈیا سے اپنی کرتا ہوں کہ وہ اس ایکٹ کا فعل طور پر استعمال کریں، اور آر ٹیک 19A 2017 میں درج بنیادی انسانی حق کے طور پر معلومات تک رسائی پر پالیسی اور اصولی باتیں جیتیں۔ ہمارے آئین کا مقصد باخبر، تعینی یا فوج اور باختیار شہریوں کی تیاری اور ایک زیادہ پلکار، ترقی پسند اور جمہوری پاکستان کی تغیر ہے۔

کے لئے مختلف ذرائع سے دباؤ ڈالا جاتا رہا کہ مجھے افماریش کی جانب سے مقررہ تاریخ پر ضلعی معلومات فراہم کردی گئی ہیں۔

آرٹی آئی مركز کے انجارج کے لئے 31 جولائی 2023ء کو پہنچا بعازیز 16 اگست 2023ء کو پہنچا



تاریخ سے 30 دن یا میتوں و جوہات کی میعاد پر 60 دن کے اندر فیصلہ کرے گا۔

اس عمل کو مزید آسان بنانے کے لئے پہنچ افماریش کیش کے تھی نوٹس کے جواب میں اقبال سینیڈیم فیصل آباد کا نان پلک باڑی "قرار دے کر معلومات تک فراہمی سے انکار کرو یا۔

ضلعی آرٹی آئی مركز کے انجارج کی جانب سے جمع کروائے گئے اس جواب کے خلاف لیگل آرڈر جاری کرنے کے لئے میں نے پہنچ افماریش کیش کو میں جو لائی 2023 کو دوبارہ اپیل فائل کی جس پر کیش نے ضلعی آرٹی آئی مركز کے انجارج کے جواب کو مسترد کرتے ہوئے 31 جولائی 2023 کو اقبال سینیڈیم فیصل آباد میں ہونے والے کرش میچز اور دیگر تقریبات کے علاوہ گزشتہ ایک سال کی آمدن اور اخراجات کے بارے میں جانے کے لئے ایک درخواست ضلعی آرٹی آئی مركز میں معچ کروائی۔ میری درخواست پر آرٹی آئیک کے تحت دی گئی 14 دن کی مدت مکمل ہونے کے باوجود مجھے معلومات فراہم کرنے کی بجائے مختلف جیلی بہاؤں کے ذریعے تقریباً ہائی میڈیا سے زیادہ کا عرصہ گزار کر معلومات کی فراہمی سے انکار کر دیا گیا۔ اس دوران ہر ربہ رابطہ کرنے پر ہمیں بتایا گیا کہ متعلقہ افسران دیگر ذمہ داریوں کی انجام دہی میں مصروف ہیں۔

ضلعی آرٹی آئی مركز کے انجارج کا شفعت رضا اعوان کے اس رویے کے خلاف میں نے سات میں 2023 کو پہنچ افماریش کیش میں شکایت درج کروائی، اس شکایت پر پہنچ افماریش کیش کی جانب سے ضلعی آرٹی آئی مركز کے انجارج کو 30 مئی، 15 جون اور 19 جون 2023 کو کیش میں پیش ہو کر وضاحت پیش کرنے کے لئے تین نوٹس جاری کئے گئے لیکن ضلعی



مغلہ کے مطابق حکومت اور عمومی نمائندگی کے معلومات تک رسائی کے قوانین پر عملدار آمد کے حوالے سے سنجیدہ نہیں ہیں، انہوں نے بتایا کہ افماریشن کشنز کو ہمیشہ حکومت اور بیوروکریسی کی طرف سے عدم تعاقون کا سامنا رہتا ہے، اس کے علاوہ حکومتی سطح پر مختلف جملوں پر آبادی افماریشن کیشن کو غیرفعال کرنے کی بھی کوشش کی

نہیں ہے۔ اس کا ایک تجربہ میں یہاں شیئر کرنا چاہوں گا کہ میں نے فیصل آباد میں ہونے والے میں پولیس مقابلوں کے حوالے سے معلومات کے حصول کے لئے 22 جون 2023ء کو سٹ پولیس آفسر فیصل آباد کو ایک درخواست بھجوائی جس پر 14 جولائی 2023ء کو ڈی ایس پی لیگل فیصل آباد کی جانب سے میرے خلاف سمن جاری کردی گئے۔

آئی مرکز میں جمع کروائی گئی میری دو درخواستوں پر معلومات کی عدم فراہمی کے باعث اپنی پنجاب افماریشن کیشن میں زیر ساعت ہیں۔

اگست 2023ء کو پنجاب افماریشن کیشن میں دوبارہ اپیل دائر کی تھی جس پر تاحال مجھے کوئی جواب موصول نہیں ہوا ہے۔

اسی طرح جب میں نے 8 مارچ 2023 کو ضلعی آئی مرکز کی کارکردگی سے متعلق جانے کے لئے ایک درخواست جمع کروائی تو اس کے طرف سے بھجوی جانے والی درخواستوں پر معلومات کی فراہمی کیا گیا۔ بعد ازاں میں نے 22 جون 2023 کو

ضلعی آئی مرکز کی کارکردگی سے متعلق جانے کے لئے ایک اور درخواست جمع کروائی اور 14 دن کی مقررہ مدت گزرنے کے باوجود معلومات کی ضرورت ایک یا ایک سے زیادہ پلک افماریشن کی تقریبی کا نوٹیفیکیشن جاری کرے گا جو درخواست اپنی پنجاب افماریشن کیشن کی طرف سے ہونے والے شہریوں کو مقررہ مدت میں مطلوبہ معلومات فراہم کرے گا، اسی قانون کے مکمل نوکری کے تحت ایک اور اندراپنے اور اپنے ذیلی دفاتر میں حسب

ضلعی آئی مرکز میں میں ضلعی آئی مرکز کے انجارج کے خلاف اپیل دائر کر دی۔

میری اپنی پنجاب افماریشن کیشن کی جانب سے نوٹ جاری ہونے پر 19 جولائی کو ضلعی آئی مرکز کے انجارج کی طرف سے ہونے والے شہریوں کو ہر اسالن پر 31 اگست تک اس قانون پر گزشتہ سال کے دوران عملدر آمد اور کارکردگی کے حوالے سے الیکٹرائیک یا دیگر شکل میں سالانہ رپورٹ شائع کرے گا لیکن ڈپیٹی کمشنر فیصل آباد یا دیگر سرکاری حکوموں کی جانب سے آئی آئی ایکٹ میں 26 جولائی کو دوبارہ اپیل کی اور کیشن سے درخواست کی کہ ضلعی آئی آئی مرکز کے انجارج کی جاتی رہی ہے۔

جاننا آپ کا حق می

RTI کا قانون آپکو معلومات تک رسائی کا حق دیتا ہے
اگاہ عوام، بہتر حکمرانی کی ضمانت

ضلعی آئی آئی مرکز کے انجارج کا شف رضا اعوان کے مطابق ضلع کے 14 سرکاری حکوموں میں پلک افماریشن آفسر نامزوں کے جا چکے ہیں جبکہ دیگر حکوموں کو پلک افماریشن آفسر کی نامزوں کے لئے آخری مرتبہ 28 فروری 2023 کو خط لکھا گیا تھا۔

ضلعی آئی آئی مرکز کے انجارج کی طرف سے ہونے والی درخواست بھجوی جادو دیگر سرکاری حکوموں سے متعلق معلومات کے حصول کے لئے ضلعی آئی



پنجاب افماریشن کیشن کی ویب سائٹ پر دستیاب معلومات کے مطابق مختلف سرکاری حکوموں کی جانب سے عدم فراہمی کے خلاف اس وقت کیشن کے پاس 748 اپنیں زیر ساعت درخواست دینے والے شہریوں کو ہر اسالن کرنے کی پڑتائیں۔ علاوہ ازیں پنجاب افماریشن کیشن کے قیام سے ابتدیات جاری کریں، علاوہ ازیں فیصل آباد پولیس کو چیف افماریشن کشنز پنجاب کے حکم پر میرے خلاف جاری کرنے والے کو تحریری مذکور ہے۔

پنجاب کے چیف افماریشن کشنز بھجوی بحکم قانون کو اعلان کیا گی اور سائل کی کی کے باعث اپنے فراہمی کی اضافی دہی میں مسائل کا سامنا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 2014 میں پنجاب افماریشن کیشن کی تھیلیں کے وقت منظور شہد آسمیوں کی تعداد 46 تھیں لیکن تاحال 24 آسمیاں خالی ہیں۔ واضح رہے کہ اس وقت پنجاب افماریشن کیشن میں کام کرنے والے 24 ملازمین میں ایک چیف افماریشن کشنز، دو افماریشن کشنز، ایک استشنا ڈائریکٹر، تین استشنا، ایک اکاؤنٹنٹ، ایک ڈائٹریکٹر، ایک ڈائریکٹر، چار نائب قاصد، ایک سینٹری ورکر اور ایک چوکیدار کٹریکٹ پر جبکہ تین ملازمین یومیہ اجرت پر کام کر رہے ہیں۔

چیف افماریشن کشنز پنجاب کا کہنا ہے کہ وسائل اور عملی کی کی کے باوجود کیشن نے رواں سال کے

نہیں مانگتیں۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ جب مختلف مقامات پر ایک ہی درخواست پر کام کیا جائے گا تو یہ وقت، مالی وسائل اور توافقی کا ضایع ہو گا۔ اس لیے ہر درخواست دہندہ اگرچہ درخواست میں یہ بات بھی ساتھ ہتھی لکھ دے، تو ہمارے لیے آسانی ہو جاتی ہے اور بہت سادہ وقت بچایا جا سکتا ہے۔ لیکن

ہوتا یہ ہے کہ اکثر عام شہری اپنی درخواستوں کے ساتھ یہ دو محظی بھی نہیں لکھتے۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے، ”شیعیب احمد صدیقی نے ڈی ڈبلیو کو تیار کرائٹ تو انفارمیشن کے حق پر کام تو ہو رہا ہے، تاہم ہتنا ہونا چاہیے اتنا بھی تک نہیں ہو پا رہا۔

صحابوں کے لیے آرٹی آئی کتنا موثر؟ گزشتہ دس سال سے اس قانونی امکان کو روئے کارانے والے فرقی الائنس صحافی ندیم عمر نے ڈی ڈبلیو کو بتایا، ۱۰ پاکستان میں بہت طاقت ور ڈیور کریں خود کو قانون سے بالاتر بھٹھتی ہے۔ وہ نہیں چاہتی کہ ہم عوام کے سامنے جواب دہو۔ اس لیے اس سرکاری ادارے عموماً بنیادی معلومات کو بھی حساس قرار دے کر ان کی ترسیل سے گریز کرتے ہیں۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ ہماری ایک ساتھی نے جب یہ مطالبہ کیا کہ ان غلوں کی فہرست مبیا کی جائے جنمیں سنکری گیا اور جن کی پاکستان میں ریلیز روک دی گئی، تو ہماران کن طور پر سائز بورڈ نے ان معلومات کو بھی حساس قرار دے کر ان کی فراہمی سے اکار کر دیا۔“

ندیم عمر نے دعویٰ کیا کہ پاکستانی توکر شاہی کی بالعوم کوشش یہ ہوتی ہے کہ شروع میں ہی شہریوں کی حوصلہ ٹھنکی کی جائے، بہاں تک کہ عام صارفین اس قانون کا استعمال ہی ترک کر دیں۔ ان کے مطابق ایسی صورت میں صوبائی انفارمیشن کمشنز کی طرف سے عملی مدد اور بھی فصلہ کن ہو جاتی ہے۔

پاکستان میں آرٹی آئی قانون کے استعمال سے متعلق صوبے خبر پختو نوکو اکی چیف انفارمیشن کمشز فرح حامد خان نے ڈی ڈبلیو کے ساتھ ایک امنزو یو میں بتایا، ”خبر پختو نوکو میں ہمیں عام شہریوں کی جانب سے جو درخواستیں موصول ہوتی ہیں، وہ زیادہ تر وزارت تعیین، محنت اور لوکل گورنمنٹ کے بارے میں ہوتی ہیں۔ تو یہ کیش مسلسل پہلے سے ہبتر کام کر رہا ہے۔“

معلومات، قرار دے کر ان کی فراہمی سے انکار بھی کر دیتے ہیں۔

ہم تو عوامی سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے معلومات تک رسائی کا عمل بے حد آسان بنا دیا ہے، شعب

F A R O O Q
ImagesAFPGetty / NAEEM

پاکستان میں اس قانون پر عمل درآمد کی صورت حال کیا ہے، اس حوالے سے پاکستان کے عالمی دن کے چیف انفارمیشن کمشز شیعیب احمد صدیقی نے ڈی ڈبلیو کی مدعی پر بہت سے پاکستانیوں کو شکایت ہے کہ انہیں کے ساتھ ایک امنزو یو میں کہا، ”یہ بے نیا اور دو عشروں سے بھی زیادہ عرصہ قبل ۰ ۰ ۲ ۰ نو ہموں پر بینی الزیارات ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔“

میں نافذ ہوا تھا۔ ۲۸ تمبر کو منائے ہے جانے والے رائٹ تو انفارمیشن کے عالمی دن کے موقع پر بہت سے پاکستانیوں کو شکایت ہے کہ انہیں

کے ساتھ ایک امنزو یو میں کہا، ”یہ بے نیا اور دو عشروں سے بھی زیادہ عرصہ قبل ۰ ۰ ۴ ۰ نو ہموں پر بینی الزیارات ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔“

میں پاکستان میں رائٹ تو انفارمیشن قانون کے نافذ عمل ہونے کے دو سال بعد ۰ ۰ ۴ ۰ جملوں تک رسائی کا عمل بے حد آسان بنا دیا میں حکومت نے اس قانون پر عمل درآمد کو موثر ہے۔“

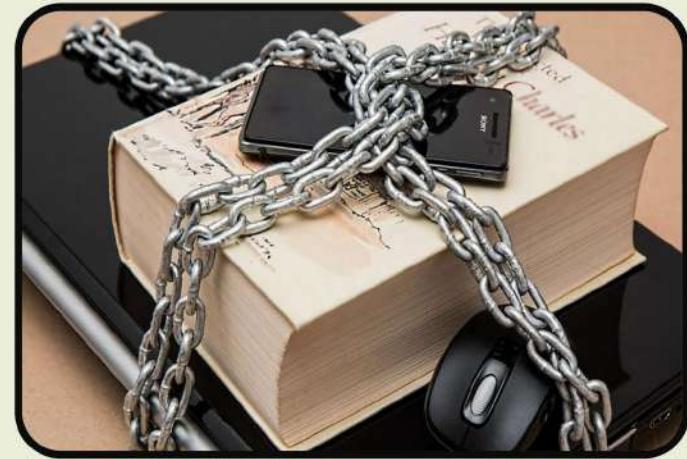
دوران انکا ایک ہزار سے زائد اپیلوں پر مختلف سرکاری حکوموں کے افران کو نوٹس چاری کر کے شہریوں کو معلومات کی فراہمی ممکن بنائی ہے، ضلعی آرٹی آئی مرکز کا قیام بھی اس بات کو مد نظر کر کیا تھا کہ شہر پر کوچلے کی سطح پر معلومات کی فراہمی بہتر بنائی جائے اور اگر کسی شہری کو کوچلے کی سطح پر کسی محکمے سے معلومات کے حصول میں مشکلات کا سامنا ہو تو وہ ضلعی آرٹی آئی مرکز سے رجوع کر سکے۔ وہ بحثتے ہیں کہ آرٹی ایکٹ کے تحت معلومات کے حصول اہم سرکاری معلومات تک رسائی نہیں دی جاوے۔ اہم سرکاری معلومات تک رسائی نہیں دی جاوے۔ اس کی اور شپنگ لینا اور سرکاری حکوموں میں ریکارڈ کی ڈیجیٹل نریشن ہوتا ہے۔

رائٹ تو انفارمیشن ایکٹ کے حوالے سے عوامی آگاہی کے لئے کام کرنے والی سماجی تنظیم سنش فار پیس اینڈ ڈیلپمٹ ائیشو کے پراجیکٹ مجہر فیصل مفظور کو کھر کہتے ہیں کہ شہری رائٹ تو انفارمیشن ایکٹ کے تحت معلومات کے حصول کی کوشش تو کرتے ہیں لیکن جب انہیں متعلقہ حکوموں سے جواب نہیں ملت تو وہ مایوس ہو کر اپنے اس حق کا استعمال ہی ترک کر دیتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اس صورتحال میں پنجاب انفارمیشن کیشن کی ذمہ داری بھی ہے کہ وہ شہریوں کی جانب سے کی جانے والی اپیلوں پر بروقت کارروائی کر کے معلومات کی فراہمی لینی ہی بنتی ہے۔

فیصل منظور کے مطابق پنجاب انفارمیشن کیشن کو چاہیے کہ چھوٹے شہروں اور دیہات سے معلومات کے حصول کی کوشش کرنے والے شہریوں کی اپیلوں کو بھی وہی توجہ اور اہمیت دے جو چند بڑے شہروں سے متعلق ایشو پر آنے والی اپیلوں کو دی جاتی ہے۔

پنجاب انفارمیشن کیشن کے سابق چیف انفارمیشن کمشز مقار احمد علی کہتے ہیں کہ معلومات تک رسائی کے کوشش کی تیعنیتیں ہیں، جن کا کام یہ ہے کہ اگر عام شہری حکومت سے کوئی معلومات طلب کریں مگر تو ایک اپیل پر کارروائی کرتے ہوئے ہم نے اسی سے بہت کام کرنے کی ضرورت ہے، قانون یا ہوا ہے، کیش میں موجود ہے اور شہریوں کو معلومات کی فراہمی کے حوالے سے کسی نہ کسی حد تک اپنَا کردار ادا کر رہا ہے لیکن اصل مسئلہ حکومت کی پالیسی اور غرض کا ہے۔

انہوں نے لہا کہ اگر حکومت اس قانون پر عملدرآمد میں بخیجگی کا مظاہرہ کرے تو سرکاری حکوموں سے معلومات کے از خود افشاء ۱ پر عملدرآمد کروایا جا سکتا ہے، رائٹ تو انفارمیشن ایکٹ پر عملدرآمد اور



شیعیب احمد صدیقی نے بتایا، ”شہریوں کی جانب سے روایا بس کے پہلے چھ ماہ کے دوران سب سے زیادہ معلومات لپیٹل ڈیلپمٹ اتحارٹی (ڈی اے) سے، وزارت خزانہ اور نادار کے بارے میں مانگی گئیں۔ ہمارا جب ۳۹.۷ ملین روپے ہے، جو بہت ناکافی ہے۔ عملہ بھی صرف ۱۲ افراد پر مشتمل ہے۔ مگر اس کے باوجود ہم کوشش کرتے ہیں کہ

ایک سے دو تاریخوں میں ہی شہری امنزو یو کی مطلوبہ معلومات دلوادی جائیں۔ ابھی حال ہی میں تو ایک اپیل پر کارروائی کرتے ہوئے ہم نے اسی سے ڈی اے سے ۵۰ سالاری کارڈ ایک ماہ میں ہی لے کر دیا ہے۔ تو یہ کیش مسلسل پہلے سے ہبتر کام کر رہا ہے۔“

پاکستان کے چیف انفارمیشن کمشز نے مزید بتایا، ”جس بات پر زیادہ اعتراض کیا جا رہا ہے، وہ اس کمیشن میں ۲۰۱۹ءے ۱ میں حکومت نے ایک شہباد کی پائے جاتے ہیں۔ پھر کسی بار ایسا بھی شباطہ بنا لیتا ہے کہ مختلف سرکاری ادارے درخواست کا اس نے اپنی مطلوبہ معلومات کیں اور سے بھی

بنانے کے لیے تواعد بھی بنائے تھے۔ لیکن کئی ماہرین، تجویز کا راور بہت سے عام شہری آج بھی یہ شکایت کرتے دکھائی دیتے ہیں کہ اس قانون کا ڈی اے، وزارت خزانہ اور نادار کے بارے میں مانگی گئیں۔ ہمارا جب ۳۹.۷ ملین روپے ہے، جو ثابت ہو رہی ہے۔

پاکستان میں صوبائی سطح پر کئی برسریوں سے ایک سے دو تاریخوں میں ہی شہری امنزو یو کی مطلوبہ معلومات دلوادی جائیں۔ ابھی حال ہی میں تو ایک اپیل پر کارروائی کرتے ہوئے ہم نے اسی سے ڈی اے سے ۵۰ سالاری کارڈ ایک ماہ میں ہی لے کر دیا ہے۔ تو یہ کیش مسلسل پہلے سے ہبتر کام کر رہا ہے۔“

ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ پاکستان میں رائٹ تو انفارمیشن قانون سے متعلق کئی سطحوں پر ٹکوک و شہبادات بھی پائے جاتے ہیں۔ پھر کسی بار ایسا بھی شباطہ بنا لیتا ہے کہ مختلف سرکاری ادارے درخواست دہندگان کے مطالبات کو ’حساس نوعیت کی



کمسن گھر میلو ملاز میں پر تشدید ملزموں کو سزا کی شرح ایک فیصلے سے بھی کم

بدسلوکی اور مار پیٹ کے واقعات سلسلے سے میڈیا میں رپورٹ ہونے کے باوجود زیادہ تر ملزمان سزاوں سے محفوظ رہتے ہیں

پریلیشن یورووکی تھویل میں دیا تھا۔
تاہم اگرے روز عدالت میں پہلی پیشی کے موقع پر پیشہ تشدید اور خموں کے متعدد نشانات کے علاوہ چہروں پر بھی مار پیٹ کے شناخت و اسخ تھے جبکہ ایک بچی متأثرہ بہنوں اور ان کی والدہ نے چالنڈ پر ٹکشن کی آنکھیں سوچی ہوئی تھیں، متأثرہ بچوں کی یورو اور پولیس کو دینے گئے بیانات سے لائقی کا اظہار کرتے ہوئے ایف آئی آر میں ملزموں پر لگائے گئے اذامات سے انکار کر دیا جس پر عدالت نے اسی روز ملزموں کو رہا کرنے کے احکامات جاری کر دیئے۔

اسی طرح 28 مارچ 2023ء^۱ کو تھانہ گلبرگ کی پولیس نے 10 سالہ گھر میلو ملاز میں کے علی کو تشدید کے بعد گلے میں پھندہ ڈال کر قتل کر کے واقعہ کو خود کشی کا رنگ دینے کے اذام میں گھر کے مالک بلال اور شعبان کے علاوہ مقتول کو ملازم رکھوانے والے شہزاد اور اس کی یوروی شہبم کیخلاف مقدمہ درج کیا تھا۔

تاہم اس مقدمہ کے تفتیشی افسر سب اسپز محمد سرفراز کے مطابق ملزموں کو مقتل کے روایاء^۲ کی جانب سے معاف کئے جانے کی وجہ سے عدالت نے رہا کر دیا تھا۔

پنجاب ٹرانسپرنسی ایئر رائٹ نو انفارمیشن ایکٹ 2013 کے تحت فیصلہ آباد پولیس سے حاصل کئے گئے اعداد و شمار کے مطابق دی پنجاب ڈیسٹریکٹ ایئر نیکلیڈ چلڈرن ایکٹ 2004 کے تحت جزوی 2018ء^۳ سے جولائی 2023ء^۴

فیصل آباد کے نو اسی گاؤں میں تینیں کی رہائش 13 سالہ نجمہ مدینہ ناؤں کے ایک گھر میں گرستہ تین سال سے بطور گھر میلو ملاز مکام کر رہی ہیں۔

ان کے دن کا آغاز صبح سورج نکلنے سے بھی پہلے ہو جاتا ہے اور اس کے بعد وہ رات گئے تک گھر کی صفائی، جھاڑوں پوچا، بترن دھونے، روپیاں پکانے اور دیگر گھر میلوں کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ اپنی ماں کی 8 سالہ بیٹی اور پانچ سالہ بیٹی کی دیکھ بھال کی ذمہ داری بھی ادا کرتی ہیں۔

نجمہ کے مطابق انہیں اس ملازمت کے عوض گھر واں کا بچا ہوا کھانا کھانے اور رات کو بچوں کے کمرے کے باہر چائی بچا کر سونے کے علاوہ کوئی سہولت میسر نہیں ہے جبکہ تنخوا کے نام پر ان کے گھر واں کو ماہانہ پانچ ہزار روپے ادا کئے جاتے ہیں۔

مہینوں بعد بڑی مشکل سے ایک دوں کی چھٹی ملتی ہے، جھوٹی چھوٹی باتوں پر باتی کی جھبڑیاں سننا پڑتی ہیں لیکن زیادہ نہ لیں اس وقت محسوس ہوتی ہے جب ان کے پچے بھی مجھے غلاموں کی طرح مار پیٹ اور بدکیری کا نشانہ بناتے ہیں۔

نجمہ کے والدوفات پاچے ہیں جبکہ ان کی والدہ اور بڑی بہن بھی لوگوں کے گھروں میں کام کرتی ہیں۔ شہر کے اس خوشحال رہائشی علاقے کے بڑے بڑے گھروں اور بلند دروازوں کے پیچے نجمہ جیسے درجنوں پیچے لوگوں کے طور پر کام کرتے ہیں جن



پریلیشن یورووکی شہبم نے پولیس کے ہمراہ ایک گھر پر کرنے کے اذام پر اکٹھ تشدید کا نشانہ بنانے کے علاوہ گرم چھری سے جسم داغتے تھے۔

چھاپے مار کر تشدید زدہ کمسن بہنوں 11 سالہ ایمان پولیس نے چالنڈ پر ٹکشن یورووکی درخواست پر گھر کے مالک وقار اور اس کے بھائی بلال کو ان کی بیویوں سمیت حرast میں لے کر مقدمہ درج کیا ہے جو پولیس رپورٹ کے مطابق دونوں بہنوں کے جسم پر

کی ذمہ داری لیے ڈپارٹمنٹ پر عائد ہوتی ہے لیکن اگر کوئی گھر بیوی ملازم پچ شندہ اور احتصال کا شکار ہے تو اس پر چاند پر ٹکشیں یور و کارروائی کرنے کا مجاز ہے، گھر بیوی ملازمت کے نام پر جاری چاند لیبر کی روک تھام کیلئے پنجاب حکومت نے 2019ء¹ میں دی پنجاب ڈیمیک و رکز ایکٹ 2019ء¹ متعارف کروایا تھا۔

اس ایکٹ کے سیکشن 3 کے مطابق 15 سال سے کم عمر کے کسی بھی گھر میں ملازم رکھنے کی اجازت نہیں ہے، خلاف ورزی کی صورت میں 12 سال سے کم عمر کے بچے کو ملازم رکھنے والے فرد کو ایک ماہ تک قید جبکہ 15 سال سے کم عمر کے بچے کو ملازم رکھنے کی صورت میں 50 ہزار روپے تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔

اس قانون کے تحت 15 سال سے زیادہ لیکن 18 عادل ایڈووکیٹ نے بتایا کہ کم می 0 2 3 0 2 مال سے کم عمر کے بچوں کو صرف ہلکے کام کے لئے گھر بیوی ملازم رکھنا جاسکتا ہے، ہلکے کام کی تعریف کو بازیاب کروائی تھی متاثر ہمیں ایمان فاطمہ اور ایکٹ میں ان الفاظ میں کی تھی ہے کہ، “ایسی تھام زہرہ عدالت کے سامنے 164 کے تحت دیئے گئے سرگرمیاں جو بچے کی محنت، سلامتی اور تعلیم پر منحصر ہیں یا ان دیا تھا کہ ان کی بجائے اس گھر میں ان کی نہ ہاتی ہوں۔”



سزا ہوئی ہے، ”بھی دو ماہ پہلے ہی فیصل آباد میں ایک گھر بیوی ملازم بچی پر تشدہ کا جرم ہاتھ ہونے پر ملزم اور اسیں جاہدہ اور اس کی بہن سونی کو وہ سال قید کی سزا کے علاوہ متاثر بچی کو چار لاکھ روپے پر ہرجانہ ادا کرنے کی سزا سنائی گئی ہے۔“

انہوں نے بتایا کہ اس سے پہلے اسلام آباد کی عدالت نے طیبہ شد کیس میں ایک سو لمحج اور ان کی بیوی کو سزا سنائی تھی۔ واضح رہے کہ فیصل آباد کی تھیس جزاولہ سے تعلق رکھنے والی اکسن گھر بیوی ملازم طیبہ پر تشدہ کا واقعہ دسمبر 2016ء¹ میں اسلام آباد میں پیش آیا تھا جس پر عدالت نے اپریل 2018ء¹ میں سابق ایڈویسل سیشن لمحج راجح خرم علی اور ان کی الیہ مامین ظفر کو ایک، ایک سال قید اور پچاس، پچاس ہزار روپے تک جرمانے کی سزا سنائی تھی۔

عادل ایڈووکیٹ نے بتایا کہ کم می 0 2 3 0 2 مال سے کم عمر کے بچوں کے لئے گھر بیوی ملازم رکھنا جاسکتا ہے، ہلکے کام کی تعریف کو بازیاب کروائی تھی متاثر ہمیں ایمان فاطمہ اور ایکٹ میں ان الفاظ میں کی تھی ہے کہ، “ایسی تھام زہرہ عدالت کے سامنے 164 کے تحت دیئے گئے سرگرمیاں جو بچے کی محنت، سلامتی اور تعلیم پر منحصر ہیں یا ان دیا تھا کہ ان کی بجائے اس گھر میں ان کی نہ ہاتی ہوں۔”

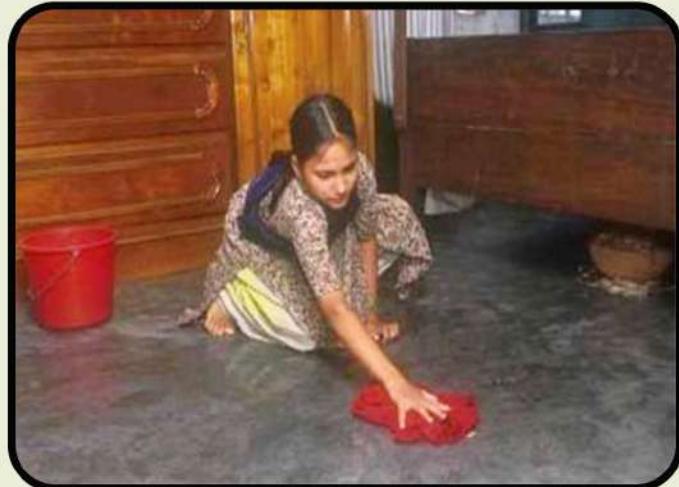
انہوں نے بتایا کہ گھر بیوی کے مطابق ہزار روپے تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔ سارہ احمد کے مطابق ریسکیو کے لئے گھر بیوی کی ایکٹ کی دیگر دفعات کی خلاف ورزی کا مرکز بیک پایا جاتا ہے تو اسے کم از کم تین ماہ اور زیادہ سے زیادہ پانچ سال تک قید کی سزا کے علاوہ دس ہزار سے ایک لاکھ روپے تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔

دی پنجاب ڈیمیٹ ایڈنٹیکل چلدرن ایکٹ 2004 کے تحت بے سہارا اور نظر انداز بچوں کی حفاظت اور قانونی امداد کے لئے قائم کے گئے ادارے چاند پر ٹکشیں ایڈنٹیکل یور و ملیفیر یورو کی چیزیں پران سارہ احمد نے بتایا ہے کہ چاند پر ٹکشیں

یور و ملیفیر یور ہے اس سال جنوری سے اگست 2023ء¹ تک کے عرصے میں 4660 بچوں کو ریسکیو کیا گیا ہے۔

”لاہور میں اب تک 1005 بچوں کو ریسکیو کیا گیا ہے، گوجرانوالہ میں 739، فیصل آباد میں 683، راولپنڈی میں 568، سیالکوٹ میں 570، ملتان میں 481، بہاولپور میں 195، ساہبوال میں 373 اور رحیم یارخان میں 44 بچوں کو ریسکیو کیا گیا ہے۔“

انہوں نے مزید بتایا کہ گزشتہ آٹھ ماہ کے دوران چاند پر ٹکشیں یور و ملیفیر ڈیمیٹ ایڈنٹیکل چلدرن ایکٹ 2004 نافذ ہوا ہے پورے صوبے میں صرف ایک کیس میں ملزموں کو تحویل میں لیا ہے جبکہ چار ہزار سے زائد



والہ ملازمت کرتی تھیں اور وہ تشدہ کی بجائے کھیلتے ہوئے سیڑھیوں سے گر کر ختم ہو گئی تھیں۔ ”ہم متاثر بچوں اور ان کے والدین کی مادر نفیات کے ذریعے کو نسلی کرتے ہیں کہ اگر آپ اپنے بیان پر قائم رہیں گے تو ملزموں کو سزا بھی ملے گی اور آپ کو ہرجانہ بھی دلوایا جائے گا لیکن وہ دو تین سال ٹراکن تکمیل ہونے کا انتظار کرنے کی اسکیز کو تو یقینی ہی نہیں کیا گیا ہے۔“

اس قانون کے سیکشن 36 میں یہ پابندی بھی عائد کی گئی ہے کہ کسی ٹکاٹ کے موصول ہونے یا سیکشن 25 کے تحت تخلیقی دی گئی ڈپویٹر ریزولوشن کمیٹی کی ڈائریکشن کے بغیر کسی گھر کی انسپکشن نہیں کی جا سکتی ہے کہ صوصول کو ترجیح دیتے ہیں۔“

بچوں کی نفیاًتی و ذہنی سُحت کی بحالی کے لئے کام
کرنے والی چاندل سائیکل اسٹھار کا شکار پچے عموماً ہے
 بتایا ہے کہ تشدید اور استھان کا شکار پچے عموماً ہے
 عرصے تھیاًتی مسائل کا شکار رہتے ہیں۔
 ”ایسے پچے مستقل طور پر اعتاد کی کمی، بے چینی،
 ذہنی سُکھ و کرز اور خواتین کے حقوق کے لئے کام

انہوں نے بتایا کہ حکومت نے قانون تو بنادیے
 ہیں لیکن اس کی اوزش پنیں لی جاتی جس کی وجہ
 سے کسی قانون پر بھی مکمل طور پر عملدرآمد نہیں ہو رہا
 ہے۔

میکانزم موجود نہیں ہے۔“

انہوں نے بتایا کہ پنجاب کے علاوہ دیگر صوبوں
 میں بچوں کے استھان کے کیس بہت کم روپورٹ
 ہوتے ہیں اور اگر کوئی کیس روپورٹ ہو بھی جائے تو
 اسے پولیس یا عدالت میں جانے سے پہلے ہی دبا
 دیا جاتا ہے۔

سے 14 سال تک کی عمر کے بچوں کی تعداد 38

لاکھ سے زائد ہے، ان میں سے 48 فیصد پچے
 نامناسب محل اور 9 فیصد پچھے خطرناک صنعتوں
 یا پیشواں سے وابستہ ہیں جبکہ 13 فیصد پچھے رات
 کے اوقات میں کام کرنے پر مجبور ہیں۔

اس روپورٹ کے مطابق چاندل لیر کے طور پر
 گھروں میں کام کرنے والے بچوں کی تعداد دو
 حوالے سے متباہ میں کام کرنے والے بچوں
 میں کام کرنے والے بچوں کے طور پر
 جنسی، جسمانی یا جذباتی
 استھان کا شکار 70 فیصد
 جزوی سے جون 2023ء کے دروانِ جمیعی
 طور پر 2227 بچوں کو جسمانی و جنسی تشدد کا نشانہ
 بنایا گیا جن میں 1207 لڑکیاں اور 1020

لڑکے شامل ہیں۔

بچوں کے تحفظ کے لئے کام کرنے والی سماجی تنظیم
 ساحل کی آخری شہماںی روپورٹ کے مطابق
 جزوی سے جون 2023ء کے دروانِ جمیعی
 طور پر 2227 بچوں کو جسمانی و جنسی تشدد کا نشانہ
 بنایا گیا جن میں 1207 لڑکیاں اور 1020

لڑکے شامل ہیں۔

بچا بُی سینٹر ایڈنٹیٹیکلڈ ایکٹ 2004 اور
 دی پنجاب ذہنیک و کرز ایکٹ 2019 کے
 مقابلے میں تغیرات پاکستان کی رفتہ 328 اے
 زیادہ موثر ثابت ہو سکتی ہے جو کہ بچوں کے خلاف
 پر تشدد اور استھان کے کیس میڈیا میں بہت کم
 روپورٹ ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی درست
 تعداد کا اندازہ لگانا ممکن نہیں ہے۔

”2016 میں تغیرات پاکستان میں ترمیم کر کے



کرنے والی سماجی تنظیم و مدن ان سڑگ فار
 افرادی اور ماہی کا شکار ہو جاتے ہیں اور انہیں
 دوسرا بچوں کے ساتھ گھلنے ملنے میں بھی مشکل
 پیش آتی ہے۔“

انہوں نے بتایا کہ جسمانی یا جنسی تشدد کا شکار بچوں
 کی بحالی کے لئے اقدامات ان کی عراو مرستے کی
 نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں؛ ”ایسے بچوں
 کی نفیاًتی بحالی کے لئے ان کی سائکو تھربانی کی
 جاتی ہے تاکہ ان کا اعتاد بحال ہو سکے اور وہ ایک
 ناری انسان کی طرح زندگی گزار سکیں۔“

انہوں نے بتایا کہ ایسے بچوں کے والدین اور دیگر
 اہلخانہ کی بھی نوسلگ کی جاتی ہے تاکہ وہ پنچ کو
 درپیش مسائل کو مجھ کراس کی ذہنی سُحت کا خیال رکھ
 سکیں۔

الائید ہبتال ۱۱ (ڈسکرٹ ہیڈ کو ارٹ ہبتال فیصل
 آباد) میں تعینات ماہر نفیات جواہرہ احسان نے
 بتایا کہ جسمانی و جنسی تشدد کے شکار پچے لے عرصے
 تک ٹرام کا شکار رہتے ہیں اور اگر ان کی نفیاًتی
 بحالی کا کام بر وقت شروع نہ کیا جائے تو ان کے
 خود کشی کرنے کا بھی اندر پڑھتا ہے۔

جوہرہ احسان کے مطابق تشدد کا شکار بچوں کو سب
 سے پہلے تحفظ کا احساس دلانا چاہیے اور انہیں ٹرام
 سے بچانے کے لیے بار بار پچھلے واقعات ان کے
 سامنے دہرانے سے گریز کرنا چاہیے۔



اور غیر انسانی فعال کو روکنے کے

لئے جب تک بچوں کو گھر بیلو ملازم رکھنے کے عمل کو

ایسے جرم کو ناقابل ممانعت قرار دیا گیا تھا، اس دفعہ

ہر سطح پر جرم قرار نہیں دیا جائے گا اس طرح کے

واقعات کی روک تھام ممکن نہیں ہے۔

چاندل پر ٹکرنا کو ایک سے تین سال تک قید اور 25

سے 50 ہزار روپے تک جرمان ہو سکتا ہے۔“

”رضوانہ تشدد کیس بھی میڈیا کی وجہ سے روپورٹ ہوا
 ہے اور اس سے پہلے بھی ایک سول جنگ کے گھر پر
 تشدد کا نشانہ بننے والی پنجی طیبہ کا کیس میڈیا کی وجہ
 سے روپورٹ ہوا تھا، اس کے علاوہ حکومتی سٹبل پر اس
 طرح کے واقعات کا ڈینا آکھنا کرنے کا کوئی

اندھے علاج نہ آنکھوں سے روشنی پھین لی

غلط انجکشن لگنے سے متعدد افراد بینائی سے محروم ہو گئے۔ چاہے آپ ڈاکٹر ہوں یا فارماست، ہر دوا آپ ہر بیماری میں استعمال نہیں کر سکتے

نظر میں کمپنی کی لکھی ہوئی ہدایات سے باہر یا اس کے برخلاف استعمال کرنا گلیں پیش و روانہ جرم ہے، کیونکہ آپ اس دوا کی کیمسٹری اور بنانے کی کیمسٹری سے واقع نہیں۔ دوسرا طرف جراحتی ممکن آؤ دیگی تا قابل تلافی اقصان پہنچاتی ہے۔

ہوا کچھ یوں ہی ہے۔ یہ خالصتاً ادویہ سازی اور قانونی استعمال میں ہے، بھیر کا معاملہ ہے، جس کے ذمے وار کمپنی، ڈاکٹر، فارمی اور ریگولیٹری اتحاری ہے۔ کمپنی وانتاً اس عمل کی حوصلہ افزائی کرتی رہی اور منافع کیمپنی رہی۔ معلوم ہونے کے بعد کمپنی نے اس عمل کی حوصلہ اتحاری کیلئے اخبار میں کہتے اشتہار دیے۔ ڈاکٹر جانتے تھے کہ اس عمل سے بینائی ضائع ہونے کے واقعات ہو چکے ہیں، وہ کیوں ایسا نجح لکھ رہے تھے جس کی خوراک دستیاب نہیں تھی؟ وہ کیوں یہ نجح جویز کرتے وقت متوقع ہونا ک انجام سے لا پرواد تھے؟

فارمی ایسے کیوں اتنی غیر محفوظ کپاڈ نگ کھڑھ رہے تھے، وہ کیوں کمپنی کی ہدایات کو نظر انداز کر رہے تھے؟ ریگولیٹری اتحاری نے کیوں فارمی میں اتنے غیر پیشہ ورانہ فعل پر آنکھیں بند رکھیں، کیوں بے جا استعمال پر خاموش رہے؟

یہ درجنوں لوگوں کی بینائی کھونے کا معاملہ ہے۔ معلوم نہیں آج کتنے لوگ علاج کے نام پر خاموش دردناک انجام سے دوچار ہو گے۔ اللہ لائے، کم ظرفی اور جہالت سے قوم کو محفوظ کرے۔

رکھ سکتا ہے اور ڈاکٹر کا معلومات نہ رکھنا شعوری ادویہ کی بڑی شیشی سے چھوٹی چھوٹی خوراک بنانا بہت خطرناک بھی ہے مگر بد قسمتی سے ہمارے بیہاں بے احتیاطی بڑے سے بڑے اپنالوں میں بھی

عام ہو گئی ہے۔ اس طرح اس ایک چارٹی یا ٹرے کے انجکشن کی شیشی سے 0.05 ملی لیٹر انجکشن کے 70 اور 80 چھوٹی خوراک نکالنا اور سب سے انجکشن کی پوری قیمت وصول کرنا ہی محکر ہے۔ انجکشن کو جب آپ نکالتے ہیں تو سب سے بڑا خطرہ جراحتی رہیں۔ ادویہ کی تاریخ میں بہت سارے کی آؤ دیگی کا ہوتا ہے اور اگر ایک شیشی میں 70 اور

بنانے اور بازار میں بچھے والی کمپنیوں نے بہت کوشش کی، کئی جذباتی مرتباں ٹوی پر روئے لیکن سائنس جذبات سے الگ حقائق کا مطالعہ کر رہی تھی۔ اس دوا کی تاریخ کچھ الگ ہے۔

آزمائش نہیں لیکن خطرات مول یعنی ذمے داری کے ساتھ ڈاکٹر کی منظور شدہ دوا کو کسی اور بیماری میں مضمون طبقہ میں اس کا مطالعہ کرنا لازم ہوتا ہے رکھتے ہیں۔ اس دوا یا ٹرے میں کے ساتھ بھی کچھ یہ ہوتا ہے رہا۔ کمپنیاں خاموشی سے ڈاکٹر کو استعمال کرنے کا حق پر ایسی تاریخ کو تحریر کرتے ہیں۔ یہ سب ایسے جانچتے اور آزادا رائے تحریر کرتے ہیں۔ یہ سب جانتے ہیں کہ جو بہات کے بغیر اسے علم نہیں صرف پوچھنے ہوئی ہے۔

ڈاکٹر عبید علی چاہے آپ ڈاکٹر ہوں یا فارماست، ہر دوا آپ ہر بیماری میں استعمال نہیں کر سکتے۔ یہ دوا کب کھانی ہے یا استعمال کرنی ہے، کس بیماری میں، کتنے وقت سے، کتنی خوراک اور طریقہ استعمال وغیرہ کو جانچا، پرکھا اور منظور کیا جاتا ہے۔ دوا کے متعلق دعوے کا مضبوط سائنسی ثبوت فراہم کرنے کیلئے ریسرچ اور مطالعہ کرنا لازم ہوتا ہے اور بتائیج کو متعلقہ مضامین کے ماہر اچھی طرح جانچتے اور آزادا رائے تحریر کرتے ہیں۔ یہ سب جانتے ہیں کہ جو بہات کے بغیر اسے علم نہیں صرف پوچھنے ہوئی ہے۔

گھر میں مثالیات، بھر پور تحقیق، مرحلہ و آزمائش اور مستند شواہد کسی دوا کے بازار میں آنے کی بیناد ہوتے ہیں۔ مذکورہ دوا سال 2004 میں آنونس کے کینسر کیلئے منظور کی گئی۔ بعد ازاں اسے گردے اور بیسٹ کینسر کیلئے بھی منظور کیا گیا۔ 2011 میں امریکی ایف ڈی اے نے بتایا کہ اس دوا سے بریسٹ کینسر کے مرضیوں کو فائدہ پہنچانے کے شواہد مذکور ہیں، اس لیے وہ اس دوا کے بریسٹ کینسر کے استعمال میں منظوری کو واپس لے رہے ہیں۔ دوا کی سالانہ قیمت تقریباً ایک لاکھ ڈالر یعنی پاکستانی ڈھانی سے تین کروڑ روپے تھی۔ جیسے ہی امریکی ایف ڈی اے نے منظوری ختم کر دی، اس دوا کے غیر محفوظ استعمال سے آنکھوں کی بینائی اسے کمپنی کی ہدایات پر عمل کرنا لازم ہو گا۔ میری انشوفس کمپنیاں اس کی ادائیگی نہیں کریں۔ دوا



80 بار سوئی سے سوراخ کریں گے تو اندازہ کریں کہ کتنے آنکھوں سے نظر نہ آنے والے جراحت وہاں پہنچ سکتے ہیں۔ یہ روپی ماحول سے ایکسپوز ہو کر یہ دوا کس حد تک خراب ہو سکتی ہے۔ اس لیے ڈاکٹر احتیاط سے استعمال کرتے ہیں۔ ادویہ کی کمپاڈ نگ اگر کسی فارمی میں ہو رہی ہے تو اسے کمپنی کی ہدایات پر عمل کرنا لازم ہو گا۔ میری



والٹ ایپ گروپس: فوائد اور نقصانات

والٹ ایپ گروپس کے فوائد کے ساتھ نقصانات بھی ہیں

ان گروپس میں شامل ہو کر ارکین بات چیت میں حصہ لے سکتے ہیں، مواد کا اشتراک کر سکتے ہیں

مطلوبہ ہدف پر بروقت بات چیت اور فیصلہ سازی کرنے کے موقع پیش کرتے ہیں۔ نیز یہ گروپس ذاتی، گھریلو اور ہم خیال دوستوں کے معاملات کے آپس کے تعاون کیلئے بھی مفید ہوتے ہیں۔ مثلاً: اگر کسی یونیورسٹی کے کچھ طلباء اپنے مطالعے کے حوالے سے کسی تحقیقی پروجیکٹ پر کام کر رہے ہیں تو آپس میں تعاون کیلئے والٹ ایپ گروپ کا استعمال کر سکتے ہیں۔ وہ اس گروپ میں تحقیقی تاریخ پر دستاویزات، تصاویر، ویڈیو اور دیگر میڈیا فائلوں کا اشتراک کر سکتے ہیں۔ اس سہولت فراہم کرتے ہوئے بحث، آئندیز کا اشتراک اور فیصلہ سازی کر سکتے ہیں۔ یہ فوری مواصلات انھیں ایک دوسرے سے تعاون کے ساتھ زیادہ موثر طریقے سے کام کرنے میں مدد کرے گی۔

والٹ ایپ گروپس کے نقصانات:

انفارمیشن اور لوڈ: بہت سارے والٹ ایپ گروپس کا حصہ بننا اہم دستاویزات، مختلف تجاویز، ایکسل اور اسپریڈ شیٹس، پاورپوینٹ پریzentشنس، تصاویر دینا اور مواد کے تسلیم کو جاری رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ بہت سارے گروپس میں ممبر شپ کی وجہ سے یہ تھاٹ بیٹھاتے ہیں۔ یہ ایک بھی ہے جس تک کمپیوٹر پر سائی ایکسیل کی جاسکتی ہے۔ والٹ ایپ گروپس ایپ کے اندر ایک ایسی خصوصیت ہے جو صارفین کو رابطوں کے گروپ بنانے اور ایک ساتھ متعدد لوگوں سے بات چیت کرنے کے قابل بناتی ہے۔

ان گروپس میں میرے جیسے کئی کابل لوگ اہم بیانات، مواد یا ویڈیو کو صرف نظر کر لیتے ہیں۔ جب معلومات کے زیادہ بوجھ کا سامنا کرنا پڑتا ہے

بجٹ اور فیصلہ کر سکتے ہیں۔ چون کہ پیغامات گروپ چیت میں محفوظ ہوتے ہیں، لہذا کوئی بھی ممبر اپنی سہولت کے مطابق اپنے فارغ وقت میں ان پیغامات کو پڑھ کر اپنے خیالات سے دوسروں کو آگاہ کر سکتا ہے۔

والٹ ایپ گروپ کے ساتھ ہب یہ یہ وقت بات چیت کرنا آسان ہوتا ہے۔ اپ ڈیش کا اشتراک کرنے پر گرام میڈیم کو منظم کرنے، اپ ڈیش کا اشتراک کرنے تاکہ میادین میں مفادات پر بات چیت کرنے کیلئے مفید ہے۔ والٹ ایپ گروپ سے قبل ہر کسی کو الگ فون کر کے یا پیغام بھیج کر اپنا دعا سمجھنا پڑتا تھا، لیکن اب ایک ہی کابل یا پیغام سے تمام ممبران کو ہونے کا خطرہ کم ہوتا ہے اور کسی کام سے متعلقہ مواد کیلئے مرکزی ذخیرہ فراہم ہوتا ہے۔ مثلاً: کسی سہولت یہ مختلف سرگرمیوں اور بات چیت کو مر بوط کرنے کا ایک عملی ذریعہ ہے۔ گروپ کے ممبران اپنی سہولت کے مطابق پیغامات اور مواد تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ ایپ کسی گروپ کے تمام ارکین کو پہ یہ وقت آن لائن ہونے کی ضرورت یا پیغام شرکت کرنے اور تعاون کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ نیز یہ مختلف شیڈواں اور نائم زونز کو پروجیکٹ میں اپنا موثر حصہ اٹانے کے قابل بنتا ہے۔

ایسے گروپ کا حصہ ہیں جو کسی دوست کیلئے جنم دن کی سر پر انپارٹی کا اہتمام کرنا چاہتا ہے۔ یہ پیغام ساتھیوں یا پروجیکٹ پارٹنرز کے مطابق پارٹی کیلئے فائدہ مند ہیں۔ یہ گروپ اپنے ارکین کو کی تاریخ، مقام، فہرست طعام اور دیگر تفصیلات پر

لیں الملوک سوٹل میڈیا گروپس سوٹل نیٹ ورکنگ پلیٹ فارمز کے اندر وہ آن لائن کمپنیز یا فوریز ہیں، جہاں مختلف لوگوں کی دچپیاں، اہداف یا ایجنٹی میں ممائش پائی جاتی ہے۔ ان گروپس میں شامل ہو کر ارکین بات چیت میں حصہ لے سکتے ہیں، مواد کا اشتراک کر سکتے ہیں اور دوسرے لوگوں کے ساتھ یا مشترکہ میادین میں تھیڈ کرنے کیلئے مفید ہے۔ والٹ ایپ گروپ کے ساتھ یہ فارم رسانی کی ایک ایسی مقبول اپیل کیش ہے جو صارفین کو یونیک پیغامات سمجھنے، صوتی اور ویڈیو کابل کرنے اور اپنی میڈیا پر میں مواد جیسے تصاویر، ویڈیو اور دستاویزات کا اشتراک کرنے کے موقع فراہم کرتی ہے۔ یہ ایپ موبائل آلات پر کام کرنی ہے اور اس کا ایک ویب ورڈن بھی ہے جس تک کمپیوٹر پر سائی ایکسیل کی جاسکتی ہے۔ والٹ ایپ گروپس ایپ کے اندر ایک ایسی خصوصیت ہے جو صارفین کو رابطوں کے گروپ بنانے اور ایک ساتھ متعدد لوگوں سے بات چیت کرنے کے قابل بناتی ہے۔

والٹ ایپ گروپس کے کئی اہم فائدے ہیں۔ اس ایپ کے ذریعہ ہم اپنے خاندان، ہم خیال دوستوں، دفتر کے ساتھیوں، پیشہ در افراد اور بے شمار مزید

محفوظ محسوس کریں۔
غیر ضروری پیغامات: غیر ضروری یا بے تھاش پیغامات اور اطلاعات بھیجنے سے گرین کیجے۔ کچھ لوگ رات دن بغیر کسی کے آرام یا روشن کا خیال رکھے پیغامات کی بھرمار کر دیتے ہیں، جس سے لوگوں کو کوہٹ ہوتی ہے۔ رقم ہر ہفت مختلف گروپس سے موصول ہونے والے سلام، صبح، بیٹر، شب، بخیر، جنم دن مبارک، شادی کی سالگرد مبارک، ماشاء اللہ اور دیگر مختلف موقع کی مناسبت سے موصول ہونے والے پاچ سو سے اور پہلی پہلی میڈیا پر ماد جیسے تصاویر، ویدیو اور دستاویزات کو جن میں کر موبائل میں موجود ردو کی توکری کی نظر کرتا ہے اور موبائل میں اہم مواد کیلئے جگہ چانہ کا انظام کرتا ہے۔ کہیں کہیں پر پیغامات بھیجنے کا حق صرف چند مخصوص اراکین کو دینے سے بھی دیگر اراکین غیر ضروری پیغامات کی بیخار سے بچ سکتے ہیں۔

مُنظَّم: گروپس کے مقاصد کو مطلوب رکھتے ہوئے ان کے رہنماء صoulos کو برقرار رکھنے اور گروپ کے اندر پیدا ہونے والے کسی بھی مسئلے کو حل کرنے کیلئے گروپ ایڈمن یا منتظم کا تقرر کیجے۔ یہ منتظمین تازیات کو دور کریں گے، نامناسب یا اہم مواد پہنچ کر خوٹگوار ماحول کو برقرار رکھنے گا تاکہ تمام اراکین کیلئے اس گروپ کا حصہ بننا ایک ثابت تجربہ ثابت ہو۔

موضوع پر رہنے کی تائید کیجے: گروپ ممبران کی حوصلہ افزائی کیجے کہ وہ اصل اور مطلوب موضوع پر ریس اور غیر متعلقہ مواد پوست کرنے والے اراکین کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ مطلوب موضوع پر رہنما اور مقصد گفتگو کرنا گروپ کی افادیت اور اہمیت اور اس کے اراکین کیلئے مطابقت کو بڑھاتا ہے، جو سے معلومات اور خیالات کے اشتراک کا ایک قیمتی ذریعہ بناتا ہے۔

قابل احترام ہے: ایک قابل احترام، جامع اور دوستانہ ماحول کو فروغ دیجیے جہاں اراکین اپنی رائے کا اظہار کرنے میں آسانی محسوس کریں۔ گروپ کے اندر باہمی احترام اور شمولیت کے پیچے فروغ دیجیے۔ تمام اراکین کی حوصلہ افزائی کیجے کہ وہ اپنی رائے کا اظہار شانگلی کر کریں اور توہین آمیز یا جارحانہ زبان و انداز سے گرین کریں۔ ایک باعزم ماحول کو فروغ دینا اس بات کو بھیجی بناۓ گا کہ اراکین بے جا تھیں یا ایڈیم انسانی کے خوف کے بغیر اپنے خیالات اور رائے کا اشتراک کرنے میں آسانی محسوس کریں۔

کے بغیر واٹس ایپ گروپس میں شامل کرنا عام طور پر غیر اخلاقی اور ناگوار سمجھا جاتا ہے۔ یہ ان کی پرائیسی اور خود مختاری کی خلاف ورزی ہے، کیوں کہ وہ گروپ میں شرکت نہیں کرنا چاہتے یا یہ کنٹرول اپنے پاس رکنا چاہتے ہیں کہ واٹس ایپ کے ذریعے کون ان سے رابطہ کر سکتا ہے۔ کسی کو گروپ میں شامل کرنے سے پہلے اٹھیں براہ راست پیغام بھیج کر یہ معلوم کیجیے کہ کیا وہ اس گروپ کا حصہ بننا چاہتے ہیں۔ اگر وہ انکار کرتے ہیں یا جواب نہیں دیتے تو ان کی پسند کا احترام کیجیے۔ رضامندی حاصل کرنا اس بات کو بقیٰ بناۓ گا کہ کون کون سے افراد گروپ میں حصہ لینے کے خواہش مند ہیں اور یہ گروپ کے ثابت ماحول، باعث گفتگو اور باہم احترام کو فروغ دے گا۔ رقم نے کئی بار کئی گروپس سے علیحدگی اختیار کی مگر ہر بار پھر سے ان گروپس میں شامل کیا گیا اور آج تک اپنے ان گروپس میں شامل ہونے کی منطق بھیجیں نہیں آئی۔



اور ان کا جواب دیتے ہوئے اپنی توجہ کو مستقر ہوتے ہوئے دیکھا ہے جس سے کہی اہم کام بروقت مکمل شور شرابے میں گم ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے کئی نہیں ہو پائے یا بغیر کسی رکاوٹ کے فرصت کے لحاظ سے لطف اندوڑ ہونے کے منصوبے بکھر گئے۔

فضول اور غیر متعلقہ مواد: کچھ گروپس اپام، غیر متعلقہ گفتگو یا موضوع سے ہٹ کر مواد شیئر کرنے یا بات چیت کا بدھ بن کرے ہیں جب گروپ بنا جائے تو گروپ کا مقصود واضح ہو جب گروپ بنا جائے تو اس کے مقاصد اور رہنماء صoulos کی وضاحت کیجے کئی اراکین کیلئے مایوس کی ہو سکتے ہیں۔ کئی گروپس

کا سامنا ماننا پڑتا ہے۔

رازداری کے خدشات: واٹس ایپ گروپ تمام ممبران کے فون نمبر نظاہر کرتے ہیں اور یوں گروپ کے اراکین ایک دوسرے کے فون نمبر دیکھ سکتے ہیں، جو رازداری کے خدشات کو جنم دیتے ہیں، خاص طور پر اگر گروپ بڑا ہو یا اس میں غیر مانوس لوگ بھی رابطہ میں ہوں۔ بہت سارے لوگ فطرتیا کسی مجبوری کے تحت اپنارابطہ نمبر پیلک نہیں کرنا چاہتے، لیکن واٹس ایپ گروپ میں ان کو کسی تیک مقصد کیلئے یا زبردستی شامل کیا جاتا ہے اور یوں ان کے نمبر سب کے سامنے آجائے ہیں۔ اجنبیوں کے ساتھ یا ایسے گروپس میں فون نمبر زکا اشتراک کرنا جاہاں آپ کے قریبی تعلقات نہیں، غیر منقول کا لازم، پیغامات یا رازداری کی خلاف درز یوں کا باعث بن سکتے ہیں۔ یہ مکمل طور پر افراد کو اکتمان یا پسندیدہ رابطہ میں بھی لا سکتا ہے۔

غلاظ شار: متعدد واٹس ایپ گروپس کی طرف سے متواتر ملنے والی معلومات اور اطلاعات خاص طور پر دفتری اوقات کے دوران یا ذاتی کاموں پر توجہ مرکوز کرتے وقت پر بیان کن ثابت ہوتی ہیں اور اکثر پیداواری صلاحیت یا ذاتی وقت میں خل ڈالتی ہیں۔ رقم نے کئی بار خود اور دوسرے لوگوں کو اہم اجلاسوں کے دوران خالدان، دستنوں، سماجی یا رضا کارانہ سرگرمیوں کے واٹس ایپ گروپس کے نہ تھمے والے پیغامات کو بار بار چیک کرتے ہوئے رضامندی حاصل کیجے: افراد کو ان کی رضامندی



تاتا کے بقیٰ بنا جائے کے اراکین اس کے مقاصد کو سمجھتے ہیں اور یہ کی سمجھتے ہیں کہ ان اراکین سے کیا کیا تو ہوتا ہے۔ کسی گروپ کا اچھی طرح سے طے شدہ مقصود اراکین کے درست سمت میں رہنے اراکین کے جذبات کو محروم ہوتے اور دوسرے میں مددگار ہو گا، باعث اور نتیجہ یہ گفتگو کو فروغ دے گا اور موضوع سے ہٹ کر یا غیر متعلقہ مواد شیئر کرنے کے امکانات کو کم کرے گا۔ رازداری کا احترام کیجے: گروپ ممبران کی ذاتی معلومات (فون نمبر یا دیگر جنی تفصیلات) شامل تھا اور وہ دوسرے اراکین کی ایجادت کے لیے بھی ہوتا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ ان اراکین کیلئے بھی مایوسی کا باعث ہے جس کو مخصوص نے مخصوص وہ جو بات کی بنا پر گروپ میں شمولیت احتیار کی ہے۔ مخفیہ اور مددگار طریقے سے استعمال ضروری ہے کہ اراکین اس گروپ کے اندر خود کو